صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز **جمعة المبارک** مورخہ 12 جولائی 2019ء بمطابق 08 ذیقعدہ 1440 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙo عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕo خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙo عَلَّمَهُ الْبَيَانَ o اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ o وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ o وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙo اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ o وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ o وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙo فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙo وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔

(ترجمہ) : رحمٰن نے۔ اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل

ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ایک ضروری بات کرنی ہے۔
جناب سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد نہ لے لیں پوائنٹ آف آرڈر؟
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر بہت ضروری ہے۔
جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دو دن پہلے جو حادثہ ہوا دو ریلوں کا اور اس میں بائیس لوگوں کی جانیں چلی گئیں اور تقریباً کوئی 66لوگ جو ہیں تو وہ بری طرح سے زخمی ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب، میں یہاں سے آپ کے توسط سے پرائم منسٹر آف پاکستان عمران نیازی صاحب سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ فوراً شیخ رشید سے استعفیٰ طلب کریں کیونکہ اس سال کے 79حادثے ہو چکے ہیں اور میں خود بھی اس فلور سے شیخ رشید سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ فوری طور پر Resign کریں اور 79 حادثے ہوئے، تو جب وہ اپوزیشن میں ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ سارا ریلوے کے منسٹر کا قصور ہے تو اس کو Resign کرنا چاہئیے، اب وہ بجائے اس کے کہ لوگوں کی پگڑیاں اور عزتیں اچھالتا ہے پریس کانفرنسوں میں بیٹھ کے، تو اس کو چاہئیے کہ وہ اخلاقی طور پر Resign کریں کیونکہ بقول ہمارے پرائم منسٹر صاحب کے جب ایک منسٹر ہوتا ہے تو اس کے نیچے جو ہے تو وہ انکوائری مکمل نہیں ہوتی ہے تو تب تک اس کو Resign کرنا چاہئیے تاکہ اس

واقعے کی پوری چھان بین ہو سکے اور یہ پتہ چلایا جا سکے کہ 79 حادثات جو ہیں ان میں کتنی جانیں گئی ہیں اور کس کی غفلت ہے تاکہ ان سب لوگو ں کو معطل کیا جا سکے۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی، بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب! زه دا درخواست کومه جی چې مونږه دوه درې ځل کښیناستو د سیکرټری صاحب سره او بیا بیا زه وائنا کومه، زما چې کله نه حلف اوچت شوے دے کوئسچنې مې ورکړے دی او تر دې وخته پورې یو کوئسچن زما نه راځی او په هغه ورځ اولیکی چې په کوم ورځ باندې چهټی وی، زه دا درخواست کوم چې دوئ په دې عمل ولې نه کوی؟ چې کم از کم زمونږ د دې اسمبلئی ته راتلو مقصد څه دے؟ او مونږه منسټران جواب نه راکوی یا ئے خپلې محکمو ته ئے نه لیږی یا پری دلته کښنې کښینئی، توجه دلاؤ نوټس ورکوؤ، نه راځی او ستحقاق مو هم پیش کړے وی هغه نه راځی، د التواء تحریک مو ورکړے دے هغه نه راځی، کوئسچنې مې هم ورکړیدی، په هر محکمه کښې زما کوئسچن دے، یو ځل هم نه راځی، نو بیا داسې ده، بیا ما ته دې اسمبلئی ته د راتلو ضرورت نیشته دے ځکه چې صرف او صرف زما علاقې ته انتقامی کارروائیانې ملاویږی او نور څه شے نیشته، زما نه د څه د تعمیر څه سوچ نیشته۔

جناب سپیکر: میں Instruct کرتا ہوں سیکرٹریٹ کو کہ ان کا جو بزنس ہے، وہ Next session میں لے آئیں۔

جناب ظفر اعظم: سب کے لائیں جی۔

جناب سپیکر: ساروں کے لا رہے ہیں جی، آپ ہی کے بزنسز ہوتے ہیں اور تو کسی کا ہوتا نہیں ہے اور سارا تو ہی آپ ہی لوگوں کا ہے اور بہادر خان صاحب کا ابھی چیک کر

لیتے ہیں جو ان کا Important ہے، آپ بتا دیں بعد میں ہمیں، وہ ہم اگلے اجلاس میں لے آتے ہیں، کوئسچنز آور کے بعد میں کرتے ہیں۔ کوئسچن لے لیں، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ ، کوئسچن نمبر 284۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 284 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے کتنے افسران ایک سے زائد پوسٹوں پر مختلف محکموں میں کام کر رہے ہیں اور ایک سے زائد پوسٹ پر تعینات افسران کتنی مراعات، تنخواہ ، گاڑیاں اور ٹی اے/ڈی اے لے رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز صوبائی حکومت نے کن کن بنیاد پر افسران کو ایک سے زائد پوسٹ پر تعینات کیا ہے، وضاحت کی جائے؟

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک):

(الف) اس صوبے میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی 27 شیڈول آسامیوں پر محکمہ عملہ نے افسران کو اضافی ذمہ داریاں تفویض کی ہیں، تعینات افسران کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

صوبائی حکومت میں PAS افسران کا جو مطلوبہ کوٹہ ہے اس سے افسران کی تعداد کم ہے، اس لئے حکومت نے دوسرے افسران کو اضافی ذمہ داریاں تفویض کی ہیں، PAS افسران کا مطلوبہ کوٹہ اور کمی کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیل	PAS افسران	موجودہ تعداد	کمی
21	11	04	7
20	55	11	44

55	19	74	19
60	38	98	18

مزید برآں صوبائی حکومت نے ان افسران کو اضافی ذمہ داریاں وقتی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور سرکاری امور کی بہتر طور پر انجام دہی کے لئے سونپی ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب، جو کوئسچن سپیکر صاحب میں نے کیا ہے 284، یہ بہت Important Question ہے سر لیکن اگر آپ اس کو دیکھیں اور یہ جواب جو مجھے دیا گیا ہے تو اس میں آپ دیکھیں کہ جو حقائق ہیں ان کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے، تو سب سے پہلے تو مجھے اس بات پہ بہت Objection ہے کہ آپ سے اسمبلی میں پارلیمنٹرین کوئسچنز کرتے ہیں تو آپ اس اسمبلی کے فلور پہ ان کو جواب دیتے ہیں تو آپ اس کی وہ ڈیٹیلز بھی دیکھ لیں۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ اس میں انہوں نے جو مجھے جواب دیا ہے تو اس میں ایک تو یہ ہے کہ جو شیڈول پوسٹ کی انہوں نے بات کی ہے کہ ہمارے پاس 166 شیڈول پوسٹ ہیں تو آیا یہ پوسٹیں جب آپ کے پاس تھیں اور یہ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور وہاں پر صوبہ بدر کر دیئے گئے ہیں تو ان کو اپنے صوبے میں آپ لوگوں نے کیوں ان کو وہ نہیں کیا؟ تو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے جو سینئیر یہاں پہ سینئیر آفیسرز ہیں تو ان کو آپ لوگو ں نے Ignore کیا ہے، بعض بہت سے ایسے آفیسرز ہیں جن کو آپ نے او ایس ڈی بنایا ہے لیکن آپ نے اپنے جو وہ لوگ ہیں جو شاید حکومت کے ساتھ ہیں، ان کے تعلقات اچھے ہیں تو میرے خیال میں ان لوگوں کو زیادہ کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ باقی

جو ہمارے ایسے محکمے ہیں جن کے لوگوں کو لگایا گیا ہے تو ان کی تفصیلات بھی مجھے نہیں دی گئی ہیں، تو اس سے میں بالکل مطمئن بھی نہیں ہوں اور باقی یہ ہے کہ مجھے تفصیل مکمل نہیں ملی ہے، میں نے یہاں پر ان کو بتایا ہے کہ وہ افسران جو ایک سے زائد پوسٹوں پر ہیں ان کا ٹی اے/ڈی اے، ان کی تنخواہیں، ان کی مراعات کی جو ڈیٹیل ہے وہ مجھے تفصیل فراہم کیا جائے، تو وہ چیزیں مجھے کچھ بھی اس میں نہیں ہے، اس میں سپیکر صاحب آپ دیکھ سکتےہیں، تو Kindly اس کو اپ کمیٹی میں ریفر کریں یہ بہت Important Question ہے تاکہ اس پہ ہم ڈسکشن کر سکیں۔

Mr. Speker: Alhaaj Qalandar Lodhi Sahib, to respond please.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک) : جناب سپیکر، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ کا بڑا اچھا Important Question ہے جس کا بڑی تفصیل سے جواب آچکا ہے اور ساتھ اس کے لسٹ لگی ہو ئی ہے کہ کون کون سے لوگ کن کن پوسٹوں پر ہیں اور وہ کیا کیا ان کو مل رہا ہے اور ان کے پاس گاڑیاں کتنی ہیں اور ان کا سکیل کیا ہے اور ان کو کیا مل رہا ہے؟ تو انہوں نے بالکل لکھا ہوا کہ صوبائی حکومت نے بتایا ہے کہ یہ مطلوبہ کوٹہ، ان افراد کی تعداد کی کمی تھی اس لئے دوسرے افسران کو اضافی ذمہ داریاں سونپی گئیں اور مطلوبہ کوٹہ کی کمی اور تفصیل یہاں پر درج ہے، یہ سب کچھ اس میں In detail بہت تفصیل سے دیا گیا ہے، اگر ان کے پاس یہ تفصیل نہیں ہے تو ان کو میں یہ تفصیل فراہم کر دیتا ہوں، یہ اس سے دیکھ لیں تو

میرا خیال ہے کہ پھر ان سے مطمئن ہو جائیں گی۔
جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔
محترمہ شگفتہ ملک: دیکھیں سر، یہ سینئیر ہیں ہمارے قلندر لودھی صاحب لیکن بعض ایسے کوئسچنز ہوتے ہیں کہ ان کو آپ الفاظ کی ہیر پھیر اور اس چیز پہ Kindly وہ نہ کریں، یہ Important Question ہے، اس پہ ڈسکشن کے لئے ہم ہمیشہ بات کرتےہیں کہ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی ایک سال سے فنکشنل نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ آپ کوئسچن ریفر نہیں کرتے تو Kindly اس کوئسچن کو آپ ریفر کریں، آپ کی کمیٹیاں بھی اسی پر فنکشنل ہوں گی اور اس پہ ہم ڈسکشن کر لیں گے اور جو باتیں ہیں وہ تو سامنے ہیں کیونکہ اس میں آپ کو پتہ ہے کہ اسمبلی میں ہم Detain نہیں کر سکتے، اگر آپ نہیں بھیجیں گے تو پھر میں بار بار اٹھوں گی۔
جناب سپیکر: او کے، نگہت اورکزئی صاحبہ، سپلیمنٹری۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، شگفتہ ملک صاحبہ کا یہ کوئسچن بہت Important ہے، اگر آپ اس میں اسمبلی کوئسچن 284 میں اگر تفصیل میں جائیں تو پہلے نمبر پہ آپ کو یہ بتا دیتی ہوں کہ ﷴ اسرار پی ایس ٹو چیف منسٹر ان کے پاس ایک عہدہ تو چیف منسٹر کے پاس جو کہ چوبیس گھنٹے ظاہر ہے کہ ان کے جب پی ایس ہیں تو وہ ان کو ظاہر ہے کہ ٹائم دیں گے لیکن ساتھ ان کو دوسرا جو دیا ہوا ہے وہ سیکرٹری ایگرکلچر کا بھی دیا ہوا ہے جناب عالی، یہ دو، میں

صرف آپ کو ایک Example دے رہی ہوں کہ اس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں ہے وہ، ابھی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، جو جواب آیا ہے وہ ہے۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو سر، یہ پھر یہ دیکھیں ناں آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اس وقت جواب پہلے شاید آیا ہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، لیکن سر، پھر دیکھیں، آپ کا محکمہ ہمارے سوالات اتنے، اس پہ تو میں ان کے ساتھ ایگری کرتی ہوں کہ بالکل اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ جب جوابات اگر اس طریقے سے ملیں گے، سر، جوابات اگر ایسے ملیں گے، اب اس میں اس کی دو صفحوں کی تفصیل ہے اور پہلے سے ہی آپ نے کہہ دیا ہے کہ اب نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری الفاظ کی ہیر پھیر ہے تو اس کو میں بھی یہی کہوں گی کہ اس سے چونکہ یہ اب پراپرٹی ہاؤس کی ہے، اس میں شگفتہ ملک کا ساتھ دیتے ہوئے یہ کہوں گی کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پر اس کی پوری طریقے سے انکوائری ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی قلندر لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر، یہ دونوں میری بہنیں بات کر رہی ہیں، بڑی اچھی باتیں کرتی ہیں لیکن یہاں پر جو سیکرٹری ایگرکلچر لکھا ہوا ہے، ان کی لسٹ میں بھی لکھا ہوگا تو شاید آپ نے کاغذات نہیں

دیکھے تو اس میں یہ ساری چیزیں In detail سب کچھ دیا ہوا ہے، اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو مخفی رکھا ہو یا ان سے کچھ Conceal کیا ہو، تو ساری چیزیں موجود ہیں کہ کتنے لوگ ہیں اور سب کا بالکل تفصیلاً لکھا ہوا ہے، اگر کہتے ہیں تو میں ان کو پڑھ کر سارا سنا دیتا ہوں، تو اس میں یہ ساری چیزیں درج ہیں جی، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، ایک کوئسچن ہے اور اس میں اچھا کوئسچن ہے اور اس کا بہترین جواب محکمہ نے دے دیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، کوئسچن نمبر 1792۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> سر، یہ کیا بات ہوئی، سر آپ تو پھر، یہ تو ہمیں یہ بتائیں کہ آپ یہ کوئسچن نہ لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ ابھی نہیں کیا، پھر یہ ووٹ کے لئے جائے گا۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> سر، میں نے آپ کو بتا دیا، سر، دیکھیں میں آپ کو ایک بات کلیئر کروں، اگر آپ کوئسچن نہیں بھیجیں گے تو پھر آپ کلیئر انسٹرکشنز، رولنگ دے دیں کہ آج سے کوئی سوال نہیں آئے گا، اگر آپ اسمبلی کے کوئسچن سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر نہیں کرتے تو سر، آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا کام کیا ہے؟ مجھے آپ بتائیں، فنکشنل آپ کی ایک سال سے نہیں ہیں سر، اس کوئسچن کو آپ نے کمیٹی میں ریفر کرنا ہے، اگر آپ ریفر نہیں کریں گے تو حکومت کی بہت سی ایسی چیزیں جو شاید آپ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں، آپ اپنے افسران کو تحفظ دینے کی

کوشش کر رہے ہیں، یا تو آپ اس کو ریفر کریں۔
جناب سپیکر: دیکھیں، یہاں پر منسٹر صاحب نے کہہ دیا۔۔۔۔۔
محترمہ شگفتہ ملک: نہیں سر، منسٹر صاحب کو نہیں پتہ، میں Sorry to say لیکن منسٹر صاحب سارے یہاں پر لاء منسٹر جو ہیں۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ نے کہہ دیا کہ نہیں تو اب پھر یہ ووٹ کے لئے Put ہو گا، اب پھر یہ ووٹ کے لئے Put ہو گا۔
محترمہ شگفتہ ملک: سر نہیں، اس کو آپ کمیٹی کو ریفر کریں۔
جناب سپیکر: جو رولز ہیں، میں تو ریفر نہیں کر سکتا، جب تک منسٹر کنسرنڈ ایگری نہیں کرے گا۔
محترمہ شگفتہ ملک: آپ نے اس کو کمیٹی میں ریفر کرنا ہے، یہ بہت Important Question ہے۔
جناب سپیکر: Try to understand me دیکھیں جو رولز ہیں، اس کے تحت منسٹر صاحب نے انکار کر دیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جواب سارا Comprehensive موجود ہے اور دوسری بات، اب میرے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ میں اس کو ہاؤس کو ووٹ کے لئے Put کروں، یہی بات ہے ناں جی، بابک صاحب، جی خوشدل خان صاحب۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ واقعی یہ جو کوئسچن لایا گیا ہے اور یہ بہت Important Question ہے، ہم وزیر خوراک صاحب کا بہت احترام کرتے ہیں، ہمارے بڑے بزرگ ہیں لیکن یہ اس کا سبجیکٹ نہیں ہے، چاہئیے تھا کہ یہاں پر لاء منسٹر ہوتے کہ وہ جواب دیتے، ہم ان سے کوئسچن کرتے ہیں لاء کے مطابق، تو میری یہ

ریکویسٹ ہے اس ہاؤس سے کہ It should be referred to the concerned Committee تاکہ ہم وہاں پر "تھریش آؤٹ" کر لیں اور ان کا مطلب ہمارے آنریبل ممبر کی جو ریکویسٹ ہے وہ Genuine ہے، Kindly آپ ہاؤس کو Put کر کے ان کو بھیج دیں تو یہ اچھی بات ہو گی اور ہماری ویسے بھی کمیٹیاں فنکشنل ہیں کام کر رہی ہیں، جب تک یہ ہم نہ بھیجیں تو کس طرح پتہ چلے گا؟

<u>جناب سپیکر:</u> مطلب ووٹ کرا دوں، ووٹ ہو گا، پھر جب وہ ایگری نہیں کر رہے ہیں، آپ جانتے ہیں، آپ گائیڈ کریں۔ جی درانی صاحب، آپ۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u>

جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ، جناب، تو ایک تو طریقہ کار ہوتا تھا، یہ سوالات ہیں، ایک دن پہلے ملتے تھے اور پھر ممبر اپنے گھر میں بیٹھ کر خوب رات کو تیاری کر کے اس کا سوال و جواب اور یہاں پھر بڑے انداز سے ہوتے، ایک تو یہ ہے کہ آپ کا جو نیا سسٹم ہے اس میں پرانے لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلتا ہے، دوسرا یہ ہے کہ یہ صبح ہی اس میں ڈالتے ہیں، ایک دن پہلے اس میں نہیں ہوتا کہ اگر آپ کسی آدمی کو بھی لگا دیں تو یہ اس طرح باتیں ہیں کہ اتنا اس پر خرچہ بھی ہو رہا ہے ابھی، ایک تو مجھے اس پر بھی تھوڑا سا، میں کیا الفاظ استعمال کروں لیکن میرے خیال میں آپ خود سمجھے کہ آج جمعہ ہے اور کل بھی چھٹی ہے، پرسوں بھی چھٹی ہے تو ان ممبران اسمبلی کا جو ٹی اے/ڈی اے وہ جاری رہے گا، پرسوں آپ کا میں نے اخبار میں دیکھا کہ سٹینڈنگ

کمیٹیوں کی میٹنگز اسمبلی سیشن کے دوران ہونگی کہ بچت ہو، اگر بچت ہے تو کل بھی چھٹی ہے، پرسوں بھی چھٹی ہے اور ہم ٹی اے/ڈی اے لیں گے اور یہاں پر غربت بھی ہے، ہمارے پاس صوبے میں کچھ ہے بھی نہیں، میرے خیال میں کل حیات آباد میں پچیس روپے ایک روٹی بک رہی تھی اور وہ بھی خوش قسمت تھا جس کو وہ روٹی ملی ہے اور لوگوں نے گاڑیاں لگا کر کدھر کدھر روٹیوں کے پیچھے کہ وہاں سے ہم کوئی روٹی، پھر صبح میں نے اخبار میں دیکھا یا رات کو کچھ ہوا کہ پندرہ روپے روٹی، ایک روٹی ہو گئی ہے، دس دس دس روپے، ایک تو یہ ہے کہ یہ جو آج، دو گھنٹے کے لئے ہمیں بلایا گیا اور تین دن کا پھر یہاں پر اس کا خرچہ ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ تھوڑا سا آپ یہ ایجنڈا ایک دن پہلے دیا کریں جی کہ لوگ تیاری کے ساتھ آئیں، باقی اگر آپ اس کوئسچن کو ووٹنگ کے لئے Put کرتے ہیں تو وہ تو آپ خود جانتے ہیں کہ آپ تحقیق نہیں، آپ کی چوائس بھی نہیں ہے، چونکہ ووٹنگ میں تو آپ کی میجارٹی ہے، ہم پینتیس ہیں اور آپ اس سے بھی ڈبل ہیں، آپ کو اگر ہم بتادیں کہ اس میں واقعی کچھ ہے اور آپ کی بھی اس میں سوچ ایسی ہو کہ اس میں کوئی ہم تو شفافیت کے لئے کر رہے ہیں اور موجودہ حکومت کی بات شفافیت کی ہے، ابھی ایک معزز ممبر ریکویسٹ کر رہا ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے بھیجیں، سٹینڈنگ کمیٹی میں کیا ہوگا؟ وہاں پر دیکھ لینگے کہ واقعی اس پر کوئی زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ہے؟ اور لودھی صاحب سے

تو میں یہ توقع بھی نہیں کر سکتا، شفافیت کی بات ہو اور اس میں روڑے اٹکائیں اور وہ کہیں کہ نہیں اس میں نہیں ہے، ابھی اس نے بھی یہاں پر دیکھا ہے، اگر لودھی صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ یہ سوال اس نے رات کو دیکھا ہے اور اس کی پوری یا پورا یہ سوال دیں تو پھر بھی میں لودھی صاحب پر اعتماد کر سکتا ہوں لیکن میرے خیال میں ابھی اس کو جو کچھ پیش کیا گیا ہے اس کے حوالے اور کبھی بھی محکمہ وہ چیزیں آپ کو نہیں ادھر لاتا جس میں کوئی ہو، تو میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے آپ بھیجیں، بڑا اہم ہے اور ووٹنگ کا جو طریقہ کار ہے وہ تو میرے خیال میں پھر آپ جیت جائینگے ہم ہار جائینگے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ چھپانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن درانی صاحب، آپ کو سپیکر کی پاورز کا علم ہے کہ جب تک منسٹر کنسرنڈ اس کو ایگری نہیں کرے گا ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر نہیں کر سکتے اور اب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ، ویسے ڈیٹیلز تو اس پر بہت زیادہ موجود ہیں اس کوئسچن کے اندر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں لودھی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ لودھی صاحب، کیوں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے نہیں کر رہے ہیں، کیا ہوگا؟ ایک دن وہاں پر سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے گا اور وہاں پر ممبر جس نے کوئسچن کیا ہے وہ مطمئن ہو جائیں گی، اگر نہیں ہے تو پھر بھی کوئی ایسی بات نہیں، تو لودھی صاحب سے میں ریکویسٹ

کرتا ہوں کہ وہ ایگری ہو جائیں اور اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب سپیکر: اس میں ایک اور راستہ بھی ہے، باقی تو یہ سارا، بڑی ڈیٹیل Comprehensive جواب آپ کے سامنے ہے، اگر کسی Specific چیز کے اوپر آپ کرنا چاہتے تو Under rule 48 پر پھر آجائیں تو اس کے تحت پھر ہم اس کو کر سکتے ہیں۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: دیکھیں سر، مجھے یہ بتائیں، ہمارے منسٹر صاحب جو ہیں وہ سینیئر ہیں، ان کو یہ بھی نہیں پتہ کہ یہ کوئسچن جو ہے ان کا جو جواب دیا ہے یہ کیا دیا ہے؟ میں نے ان سے جو مانگا ہے وہ مجھے دیا ہی نہیں ہے، یہ تو میرے خیال میں سپیکر صاحب، آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس پارلیمنٹ کا، اس معزز پارلیمنٹ سے حقائق کی چھپانے کی کوشش کی گئی ہے سر، یہ اپوزیشن کا نہیں، یہ آپ کا استحقاق مجروح ہے، اگر منسٹر صاحب سمجھتے ہیں تو ان کو چاہئیے کہ وہ اٹھ کر اپنے آفیسرز کو جو ان کا اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، ان سے یہ پوچھیں کہ آپ ایک معزز ایوان کے سوال کا یہ جواب دے رہے ہیں، ایک پیج میں جس میں انہوں نے الفاظ کی ہیرا پھیری کی ہے، قلندر لودھی صاحب کو نہیں پتہ کہ سوال میں نے کیا کیا ہے، جواب انہوں نے کس طرح دیا ہے؟ تو Kindly میں ریکویسٹ کرتی ہوں قلندر لودھی صاحب سے کہ آپ اس کو ریفر کریں، سٹینڈنگ کمیٹی میں کوئی قیامت نہیں آتی، آپ کی حکومت ہے، آپ کی میجارٹی ہوگی لیکن کم از کم اپنی تسلی کے لئے ہم سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ ریفر کرنا چاہتے

ہیں، میں یہی گزارش کرونگی ورنہ آپ سر، ہمیں Discourage کرتے ہیں اور میرے خیال میں اس کے بعد پھر کوئی مجھے وہ نہیں کہ میں کوئسچن لے آؤں۔

جناب سپیکر: میں رول 48 پڑھتا ہوں۔

"On every Tuesday, the Speaker may, on two clear days' notice being given by a Member, allot one hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question, Starred or Un-starred". So you have this right with you,

اس پر آپ ڈسکشن یہاں ہاؤس میں کروا سکتی ہیں اور اب جب تک گورنمنٹ نہیں کہے گی تو پھر ظاہر ہے میں تو اس کو ریفر نہیں، کر سکتا Otherwise, I put to vote، میرے پاس اختیار نہیں ہے ناں۔ جی لودھی صاحب، Final words جی لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: میری چھوٹی بہن نے بھی باتیں کر لیں ہیں اور میرے بڑے قابل احترام درانی صاحب نے بھی اس پر بات کی ہے، جہاں تک اس کوئسچن کا تعلق ہے اس کے جواب میں ڈیٹیلز، اگر یہ کہتے ہیں تو میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں لیکن چونکہ آج سولہ کوئسچنز ہیں اور یہ چھ سات کے میں نے جواب دینے ہیں، اگر یہ پھر کوئسچن پر Stress نہیں کرتے تو ٹھیک ہے پھر ہم درانی صاحب کی اور دوسروں کی مان لیتے ہیں، اس ایک کو ہم کمیٹی بھیج دیتے ہیں لیکن باوجود اس کے کمپلیٹ جواب آئے ہوئے ہیں، سب کچھ آیا ہے، محکمے نے بڑی محنت کی ہے، چونکہ میرے پاس آج زیادہ کوئسچنز ہیں، میں نے ان کو پڑھا تو اس میں اگر ہر ایک پر یہ Stress کریں گے اس کو کمیٹی کے لئے، تو پھر اس طرح سےمیرے خیال میں بزنس تو نہیں چلے گا کیونکہ بڑا Expenditure بڑھتا ہے سٹینڈنگ

کمیٹی پر، تو ہمارے اس صوبے کو ہم کو وہاں سے اس کو Save کرنا ہے، اس پر میں کہتا ہوں کہ چونکہ سب نے، درانی صاحب نے بھی اٹھ کر انہوں نے کہا ہے، ہمارے لئے قابل احترام ہیں، تو اس کو ٹھیک ہے بھیج دیں کمیٹی کو لیکن بار بار Stress نہیں کرینگے۔

Mr. Speaker: The Question is referred to the Standing Committee on Administration. (Interruption) it is the desired of the House to refer the Question to the Standing Committee concerned? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 1792, Ms: Shagufta Malik Sahiba.

* 1792 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں نئے ہسپتالوں کی تعمیر صوبائی حکومت کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع نوشہرہ پی کے 64 میں کتنے ہسپتالوں کی تعمیر زیر غور ہے، اگر نہیں تو کن وجوہات کی بناء پر مذکورہ حلقے کے عوام کو صحت کی سہولیات سے محروم رکھا جا رہا ہے؟ اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، شعبہ صحت صوبائی حکومت کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے، صوبائی حکومت کی کوشش ہے کہ لوگوں کو بہتر طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ نوشہرہ کے حلقہ پی کے 64 میں مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام جاری ہے، کیٹیگری ڈی ہسپتال مانکی، ڈاک اسماعیل خیل اور زیارت کاکا صاحب۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، میرے خیال میں یہ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے Related Question ہے، اس میں سر، جو میں نے پی کے 64 کے حوالے سے بات کی تھی کہ وہاں پر کوئی ہاسپیٹل، تو مجھے جو جواب دیا گیا ہے اس میں تین ہاسپٹلز کی جو بات کی گئی ہے تو یہ کلیئر نہیں ہے کہ اس پر کام شروع ہے، کتنا کام ہوا ہے اور آیا جو یہ حلقہ ہے تو یہ صرف خٹک نامے تک محدود ہے؟ Sorry to say کہ جو اتنا بڑا حلقہ ہے، اس میں ایسی یونین کونسلز ہیں جن میں بی ایچ یوز فعال نہیں ہیں، جن میں آر ایچ سیز فعال نہیں ہیں، جہاں پر Equipments ہیں تو وہاں پر سٹاف نہیں ہے، جہاں پر سٹاف ہے تو وہاں پر Equipments نہیں ہیں، تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس حلقے میں صرف خٹک نامہ جو ہے وہ حلقہ نہیں ہے، ہو سکتا ہے آپ کو وہاں سے ووٹ زیادہ ملے ہوں لیکن جو باقی یونین کونسلز ہیں ان کو جی بی ایچ یو سے بھی محروم رکھا گیا ہے، تو مجھے منسٹر صاحب ذرا اس کی تفصیل بتا دیں۔

Mr. Speaker: Honourable Minister has to response please.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، شگفتہ ملک صاحبہ کا کوئسچن تھا، اس کے بارے میں اور جو وضاحت یہ چاہتی ہیں، اس کے بارے میں میں Respond کرنا چاہونگا۔ I

ہیلتھ میں جتنے Health is priority کہ agree with her,
سب سیکٹرز ہیں وہ Priority ہیں، ترجیح پوری
ہیلتھ کو دینی چاہئیے، پورے ہیلتھ سیکٹر
کو، نئے ہاسپٹلز بھی بنانے چاہئیں، Need
based جو کہ Deserving لوگوں کو Facilitate کر
سکیں، پاپولیشن کے مطابق، Population density کے
مطابق، Facilities کے درمیان جو Distance ہو یا
Terrain اس کے مطابق، Specifically آپ نے پوچھا
ان تین جو کیٹیگری ڈی ہاسپٹلز آپ کے
ہیں، مانکی، ڈاگ اسماعیل خیل اور زیارت
کاکا صاحب، یہ تین جو کیٹگری ڈی ہاسپٹلز
تھے جن کے لئے یہ پورے پراجیکٹس کے لئے
ٹوٹل فنڈ کی جو پرویژن تھی Eight hundred and
sixty two millions تھی جو کہ سارا Allocate کیا
گیا ہے اور ان تینوں کی جو بلڈنگز ہیں وہ
ساری کمپلیٹ ہیں، بلکہ جو ہمارے ایکس سی
ایم صاحب تھے، پرویز خٹک صاحب، انہوں نے
ان کو Inaugurate بھی کیا تھا، سی اینڈ ڈبلیو
نے کچھ ایڈیشنل کام اس میں کیا تھا جس کی
وجہ سے ان پراجیکٹس کو Revised کیا گیا،
ریکویسٹ کی گئی تھی پی اینڈ ای سے کہ
ان پراجیکٹس کو Revise کیا جائے تو پی اینڈ
ای سے اس کی بھی Approval دے دی ہے، فی
الحال تو ہم نے ان تین پراجیکٹس کو ٹوکن
ایلوکیشن دی ہے اس اے ڈی پی میں، تو This is
the main scenario about these three projects، جہاں تک بات
رہی ہے آپ کی کہ پورے حلقے کو ترجیح دینی
چاہئیے، میں تو یہ سمجھتاہوں کہ پورے
پراونس میں ہیلتھ کے لحاظ سے یا ہیلتھ
سیکٹر کے لحاظ سے جتنی Facilitates ہم پلان
کرتے ہیں، ان کو Basic feasibilities کی بنیاد پر
بنایا جائے اور ہم ابھی Mapping بھی کر رہے

ہیں، Mapping ہم کے مطابق Population density کر رہے ہیں کہ کتنی Facilities ہماری موجودہ پراوینس میں ہیں اور کتنی کی Need ہے؟ آنے والے وقت میں کتنی اور Facilities کو بنانا ہے؟ لیکن ان ساری جو ہماری پلاننگز ہیں، ان سب سے ضروری یہ ہے کہ انفرا سٹرکچر کے لحاظ سے صوبے میں کافی بلڈنگز ہیں، ہمیں ان کو Standardize کرنا ہے اور اگر ان کی Utilization currently ہو رہی ہے تو ان کو اپ گریڈیشن کی زیادہ ضرورت ہے۔ Rather than making new facilities. Thank you.

محترمہ شگفتہ ملک: منسٹر صاحب نے جواب ڈیٹیل سے دیا لیکن میری ایک گزارش ہوگی کہ جو اس حلقے میں چار یونین کونسل ایسی ہیں جن کو بالکل سر، محروم رکھا گیا ہے، میں خود گئی ہوں ایک آر ایچ سی، بی ایچ یوز میں جہاں پر سٹاف اس وجہ سے نہیں آتا کہ یہاں پر کام کرنے کو کچھ نہیں ہے، جہاں پر Already سٹاف ہے تو یہاں مسئلے بہت زیادہ ہیں تو Kindly اگر چیزوں کو آپ، ابھی بجٹ وہ ہوا ہے تو اس میں Priority based پر اس حلقے کو وہ کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جمعہ ہے، ٹائم کم ہے اور یہ کوئسچنز رہ جائینگے لوگوں کے، کوئسچن نمبر 1808، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 1808 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا احتساب ایکٹ 2014 کے تحت پانچ کمشنرز تعینات کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمشنرز نے اپنی تعیناتی کے دوران مجالس (میٹنگز) منعقد کی تھیں؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مجالس میں پالیسی امور بھی زیر بحث لائے گئے تھے؛
(د) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
(i) کمیشن نے اپنی میٹنگز میں کتنے امور زیر بحث لائے ہیں؛
(ii) کون کونسے فیصلے کئے گئے، تمام فیصلوں کی کاپیاں فراہم کی جائیں، نیز ان فیصلوں پر کس حد تک عملدر آمد ہو چکا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) جی ہاں۔
(د) اس سلسلے میں عرض ہے کہ خیبر پختونخوا احتساب کمیشن کو جواب کی فراہمی کے لئے خط لکھا گیا تھا اور بار ہا یاد دہانی کے مراسلے بھی لکھے گئے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) جواب میں احتساب کمیشن نے مسئولہ تفصیل فراہم کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

اسی اثناء میں احتساب کمیشن صوبائی اسمبلی سے منظور کردہ خیبر پختونخوا (تنسیخ) ایکٹ 2018 کے تحت ختم ہو گیا، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) جس کے تحت اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو منتقل شدہ

ریکارڈ کی جانچ پڑتال سے مسئولہ تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ احتساب کا جو میں نے کوئسچن کیا تھا سر، مجھے یہ بتائیں کہ مجھے ابھی جب میں اسمبلی میں آئی ہوں تو مجھے یہ ملا ہے، آپ مجھے بتائیں کہ اتنے صفحات کون پڑھے گا جناب سپیکر، یہ اتنے صفحات کو میں سٹڈی کیسے کروں گی اور اس میں کوئسچن میں کیسے کروں گی؟ جناب سپیکر صاحب، یہ محکمہ جو ہے جو بھی اس محکمے کا جواب دے رہا ہے جناب سپیکر صاحب، نالائق محکمہ ہے سر، نالائق محکمہ ہے اور اس کے جتنے بھی افسران ہیں جنہوں نے مجھے یہ جواب دیا ہے جناب سپیکر صاحب، میں اس کو آپ کے سامنے رکھتی ہوں اور اگر آپ اس کو دو گھنٹے میں بھی پڑھ جائیں تو میں سمجھ جاؤنگی کہ یہ محکمہ جو ہے کام کرنے کے قابل ہے، میں تو اس پر سوال ہی نہیں کرسکتی ہوں، میں تو اس پر جواب ہی نہیں دے سکتی ہوں، یہ اتنا بڑا جو پلندہ جو انہوں مجھے دیا تو میں اس کو کیسے پڑھوں، آپ مجھے بتائیں کہ یہ پورا پلندہ میں کیسے پڑھوں؟ ابھی دس منٹ ہوئے ہیں کہ یہ مجھے ملا ہے اور اسی طرح کا دوسرا میرا سوال ہے وہ بھی اسی کے ساتھ ہے اور یہ پلندہ مجھے ملا ہے کہ اس میں یہ یہ ہوا ہے اور یہ اتنا پرانا سوال ہے جناب سپیکر صاحب، کہ اس میں احتساب کمیشن بھی ختم ہو گیا، احتساب کمیشن کے ایک ارب روپے ڈوب گئے اور انہوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ جناب ہم آپ کو تفصیلات دینے سے

قاصر ہیں، مطلب احتساب کمیشن جو ہے جو کہ پراونشنل گورنمنٹ کے تحت کام کر رہا تھا، وہ کہتا ہے کہ ہم تفصیلات دینے سے قاصر ہے، انہوں نے Irrelevant مجھے یہ تمام چیزیں دی ہیں جناب سپیکر، میں اس کے ساتھ کیا کروں؟

جناب سپیکر: میں سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتا ہوں، یہ جو لیٹ ہمیں Answers ملتے ہیں یہ Before the time ملنے چاہئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ بات نہیں ہے سر، یہ ڈسکشن کے لئے سر، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، مجھے آپ اس پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ ووٹنگ ہوگی یا کچھ ہوگا، جناب اس کی اجازت مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ اتنی زیادہ چیزیں ظاہر ہے صبح ان کو یہاں آپ کو Handover کیا گیا ہے، تو یہ Net پہ بھی نہیں ہونگی تو یہ تو ہماری Efficiency پہ سوال ہے، میں Instruct کرتا ہوں آئندہ کم از کم دو تین دن پہلے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، لیکن میرا سوال تو سر آج ایک سال کے بعد آیا اور ایک سال کے بعد بھی مجھے صحیح جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: میں صرف یہ ہدایات دے رہا ہوں جی، اس کا کوئی حل نکالنا چاہئیے اس پہ کوئی میٹنگ کریں۔ جی نگہت، قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): نگہت اورکزئی صاحبہ نے جو تحفظات کا اظہار کیا ہے، ٹھیک ہے ان کا ذرا آج یہ ملا ہے جو اتنا بڑا پلندہ ہے جو یہ نہیں پڑھ سکتیں اور اس کے اپنے سوال جواب کے متعلق نہیں

سوچ سکتی، نہیں جواب دے سکتی، میری بھی یہ خواہش ہے کہ اگر اسے ڈیفر کیا جائے جی، یہ 2014 کا مسئلہ ہے، اس کو یہ پوچھ رہی ہیں اور اس میں واقعی محکمہ بھی اور میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ اس کی تفصیل میں کچھ تھوڑا فرق بھی تھا، میں نے بھی اس کو پڑھا ہے اور میں نے ابھی بھی اندر ان کو بلایا لیکن وہ مجھے بھی Satisfy نہیں کر سکے، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے ڈیفر کیا جائے اور اگر ان کے تحفظات ہیں دوبارہ اسی کوئسچن پر تو اس کو پھر لے آئیں گی تو اس کو بہتر طریقے سے، ہم ان کو Response کر سکیں گے، اس کا Reply بہتر طریقے سے آسکے گا۔

جناب سپیکر: اس کو اگلے سیشن کے لئے ڈیفر کر لیں تاکہ آپ بھی سٹڈی کر لیں۔

وزیر خوراک: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ منسٹر صاحب میرے ساتھ وعدہ کریں کہ اس کو ڈسکشن کے لئے ہاؤس میں منظور کریں، اگر انہوں نے درخواست کی ہے لیکن یہ سر اگلے سیشن میں پھر ہونا چاہئیے کیونکہ ہم لوگ جب ڈسکشن کے لئے ہم جو بھی رول آپ کو ریفر کرتے ہیں، میں نے کبھی بھی ڈسکشن اس ہاؤس میں نہیں دیکھی اور نہ سنی۔

Mr. Speaker: Okay ji, Question is deferred till next session.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دو کوئسچنز ہیں جی۔

جناب سپیکر: دونوں کر دیتے ہیں، بس دونوں کر دیں، ان کے دونوں کوئسچن ڈیفر کر دیں، سیکریٹریٹ یہ کہہ رہا ہے کہ ہمیں صرف ایک دن پہلے بعض جواب آتے ہیں اور ایک دن

پہلے اور ہم نے ایجنڈے میں ممبرز کے کہنے پہ ڈالا ہوتا ہے اس لئے ہماری مجبوری ہوتی ہے کہ ہمیں ہروقت ان کو ہم نہیں پہنچا سکتے، پیچھے سے ہی جواب لیٹ آتے ہیں، جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ سیکرٹری وغیرہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ان پہ Fine لگا دیں کہ یہ کیوں لیٹ ہوتے ہیں؟ کیونکہ ہم دو تین مہینے پہلے مطلب ہے Submit کرتے ہیں چھ چھ مہینے تو یہ تو یہاں پر مطلب ہے کہ گورنمنٹ کی کمزوری ہے۔

جناب سپیکر: میں نے سیکرٹریٹ کو ابھی ہدایت کر دی ہے کہ ہم اس میں میٹنگ کرتے ہیں بیٹھ کے اور اس کا ہم سلوشن نکالیں گے، اس کا حل نکالیں گے، ہم انشاءاللہ، جی نگہت۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ نے بار بار رولنگ دی ہے یہاں پہ آپ کی چیئر ہمارے لئے اتنی محترم ہوتی ہے کہ ہم آپ جب بھی کوئی بات کرتے ہیں ہم اس کو جب تک کوئی Extraordinary کوئی چیز نہیں آجاتی تو ہم اس پہ 'آمنّا و صَدّقنا' کہتے ہیں لیکن آپ سامنے والی گیلریز میں دیکھیں، ہیلتھ کا کوئی سیکرٹری موجود نہیں ہے جنہوں نے مجھے جواب دینا ہے احتساب کا، کوئی بندہ موجود نہیں ہے، یہاں پہ قانون کا کوئی بندہ موجود نہیں ہے، یہاں پہ آپ دیکھ لیں کہ اور بندہ موجود نہیں ہے جناب سپیکر، آپ نے کہا تھا کہ ایڈیشنل۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ Attendance لائی جائے گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ نے کہا تھا کہ ایڈیشنل آئی جی اور دوسرے ایڈیشنل سیکرٹری سے کم کوئی بندہ موجود

نہیں ہوگا لیکن اس کے باوجود آپ ان کی حاضری لگا لیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کی کرسی کا یہ بیوروکریسی کتنا احترام کرتی ہے سر، تو ہمارا کیا احترام کرے گی؟

جناب سپیکر: Attendance منگوائیں جی، Attendance لائیں جی، کوئسچن نمبر 1764۔

* 1764 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 11، ضلع دیر میں واقع کیٹگری ڈی ہسپتال، بنیادی صحت مراکز، آر ایچ سیز اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر، ٹیکنیکل سٹاف اور کلاس فور کی آسامیوں پر لوگ تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتالوں، صحت کے مراکز اور ڈسپنسریوں میں تعینات عملہ و خالی آسامیوں کی تفصیل، ہسپتال وائز فراہم کی جائے، نیز آر ایچ سی نہاگ بانڈہ میں فی الوقت کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، اس سلسلے میں مذکورہ ضلع میں کیٹیگری ڈی ہسپتالوں اور صحت کے مراکز میں منظور شدہ، پرشدہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر سر، یہ کوئسچن نمبر ہے 1764۔

Mr. Speaker: Answer is taken as read, Supplementary, please.

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، یہ جو جواب مجھے دیا گیا ہے، یہ آپ خود پڑھ لیں اور منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ تقریباً انیس یونین کونسلوں کا واحد ہسپتال ہے، کیٹگری

بی ہاسپٹل واڑی، جو تفصیل اس نے دی ہے بی ایچ یوز کی، سی ڈی سنٹرز کی، کوئی ایسا بی ایچ یو نہیں ہے کہ جس میں ایک ڈاکٹر موجود ہو، پورے دیر بالا میں 33 بی ایچ یوز ہیں اور 33 بی ایچ یوز میں صرف ایک بی ایچ یو میں ایک ڈاکٹر تعینات ہے، میں تقریباً Last tenure سے اسمبلی کے فلور پہ سی ایم صاحب کے سیکٹریٹ میں محترم ہشام خان جب سے انہوں نے وزارت کا چارج سنبھالا ہوا ہے، میں بار بار جا کے اس کو بھی ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ یہ واحد ہسپتال ہے جو پورے دیر بالا کو صحت کی سہولت فراہم کرتا ہے، ڈی ایچ کیو ہسپتال دیر خاص میں واقع ہے، تقریباً 31 کلومیٹر کے فاصلے پہ پورے دیر بالا کے بی ایچ یوز کیٹیگری ڈی ہاسپٹلز جو تین وہاں پہ ہیں، آر ایچ سی یہ واحد ہسپتال ہے کہ جی ایچ کیو سے اس کی اوپی ڈی زیادہ ہے، اس کی جو رپورٹ ہے وہ میرے ساتھ اس وقت بھی موجود ہے، اگر میں تفصیل میں جاتا ہوں تو وقت کم ہوتا ہے اسی وجہ سے، جناب سپیکر صاحب، ہشام خان نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا اے ڈی پی میں.....

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب، آپ کا کوئسچن اپ گریڈیشن کے متعلق ہے، آپ Irrelevant جا رہے ہیں، Time is very short اور آنریبل ممبرز کے کوئسچنز لیپس ہو جائیں گے، آپ کا کوئسچن آگیا، کوئسچن آنسر آپ نے دیکھ لیا، سپلیمنٹری آپ کا کوئی ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی یہ سپلیمنٹری کا پوچھ رہا ہوں، سپلیمنٹری تو یہی کوئسچن جناب سپیکر صاحب!.....

جناب سپیکر: یہ سپلیمنٹر نہیں ہے نا As per question سپلیمنٹری لائیں نا، دیکھیں، بات سنیں آپ اور باتیں کریں گے، میں آپ سے کہوں گا فریش کوئسچن لائیں، آپ اس کے بارے میں Satisfied ہیں جو انہوں نے Answer دے دیا، کیٹگری ڈی ہاسپٹل اور صحت کی منظور شدہ پر شدہ اور خالی سیٹس کا انہوں نے کر دیا ہے، اب ہم منسٹر صاحب سے جواب لے لیتے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، میں میں بات پوری کر لوں تو منسٹر صاحب جواب دیں گے، انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا، اسی اے ڈی پی میں، Last tenure میں بھی یہی وعدہ کرتا رہا جو شہرام خان اس وقت منسٹر تھے جناب سپیکر، سب سے زیادہ اوپی ڈی اس ہسپتال کی ہے، اس کو آپ اپ گریڈ کیوں نہیں کرتے؟ وعدہ بھی کرتے ہیں اور ابھی اسی سی ایم صاحب کا جو ڈائریکٹیو ہے وہ بھی میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں نا اس بات کا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحب مجھ سے یہ وعدہ کر لیں، جو سمری یہاں پہ ابھی آئی ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: اس کی ایک کاپی میرے ساتھ موجود ہے، یہ برائے مہربانی اس کو اپ گریڈ کریں، ہمارے ساتھ زمین موجود ہے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر جی، جو شرائط ہیں اپ گریڈیشن کے لئے جو انہوں نے بیان کی ہیں

اس جواب میں دی ہوئی ہیں، اس کے مطابق وہ Feasible ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: تو خدارا ان لوگوں پر رحم کریں۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میرا سپلیمنٹری صرف یہ ہے کہ وزیر صحت سے ہماری یہ ریکوئسٹ ہو گی کہ کم از کم اسمبلی میں آیا کریں تو پھر ہماری صحت ٹھیک ہوگی، پورے صوبے کی کہ اسمبلی میں بیٹھا رہے پھر ہم خوش ہونگے، بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, to respond please.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب، یہ دونوں جو معزز ممبران صاحبان ہیں، میرے بڑے ہیں، میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں، جو کمیاں ہم میں ہوتی ہیں یا مجھ میں ہیں یا میرے ڈیپارٹمنٹ میں ہیں، میں کبھی بھی ان پہ پردہ نہیں ڈالوں گا، یہ میری کمٹمنٹ ہے، نہ میں جھوٹ بولتا ہوں نہ میں وعدہ خلاف ہوں، کم از کم ایک سال میں اتنا آپ کو یہ جواب دیتا ہوں، میں آپ کو جی آپ کو جو لگتا ہے یہ آپ کے ذہن میں ہے، میں جیسا ہوں I have the right کہ میں اپنے آپ کو Explain کروں، آپ نے ڈاکٹروں کی بات کی، دو باتیں ہیں، ہم یہاں پہ بیٹھے ہیں Employees کے لئے کہ ڈاکٹرز کے لئے کہ ہم کو عوام نے منتخب کیا ہے اور ہم یہاں پہ آئے ہیں عوام کی بھلائی کے لئے، یہ ہمیں سوچنا چاہئیے، میرا آپ سب سے یہ وعدہ تھا کہ میں ڈاکٹرز

کو ہر Facility پورا کروں گا، میں نے چھ مہینے ایک Extensive exercise کی، اس میں ہر ڈاکٹر کو Rank کیا کہ یہ ڈاکٹر اس ہسپتال میں اس Facility میں اس Specality میں اس کو ہونا چاہئیے، جب ان کے ٹرانسفرز ہوئے، ایک ہزار ٹرانسفرز میں نے کئے ہیں، تو بہانہ یہ اٹھایا گیا کہ یہ ریجنل اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی بل کو پاس کر رہے ہیں، ہم اس کے خلاف ہیں، کوئی اس کے خلاف نہیں تھا کیونکہ اگر دیکھا جائے تو ریجنل ہیلتھ اتھارٹی بل اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی بل میں Employees کا بھی فائدہ ہے اور عوام کا بھی فائدہ ہے اور آپ کا اور ہمارا بھی فائدہ ہے، Main problem ان کا یہ تھا کہ یہ جانا نہیں چاہتے تھے یہاں سے، ان شہروں کو چھوڑ کے، ہمارے ہی معزز ممبران صاحبان اسی اسمبلی کے جب وہ روڈوں پہ نکلتے تھے تو وہ ان کا Backup کرتے تھے، ان کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے، اب ہمیں یہ سوچنا چاہئیے کہ جب میں اپنا وعدہ پورا کروں تو جن کے خلاف میں کارروائی کرتا ہوں ان کے ساتھ ہمارے معزز ممبران صاحبان کھڑے ہوتے ہیں، مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ میں ڈاکٹرز یا میڈیکل ایمپلائیز جو ہمارے ہیلتھ سیکٹر کے ایمپلائیز ہیں، ان کے سامنے بھی میں برا ہو گیا ہوں کیونکہ میں ان کی مرضی کے خلاف ایکشن لے رہا ہوں، آپ کہتے ہیں کہ کیوں ڈاکٹرز نہیں گئے، آج اگر یہ مذاکرات کے سلسلے نہ ہوتے تو آج ہمارے ڈسٹرکٹ ہیلتھ بل بھی پاس ہوا ہوتا اور آپ کے ڈاکٹرز بھی آپ کے ڈسٹرکٹس میں موجود ہوتے، اب یہ

مذاکرات کے سلسلے شروع ہوگئے ہیں، اب جب تک وہ ختم نہیں ہوتے اور ان کا کوئی اچھا رزلٹ نہیں نکلتا اتنے تک آپ صبر کریں، میں نے جو ٹرانسفرز کئے ہیں One thousand ہیں، On record ہیں And I will stick to my commitment، میں ان کو واپس نہیں کر رہا، ڈاکٹر صاحبان Arrival نہیں کر رہے لیکن میں بھی ان کے آرڈرز کو Withdraw نہیں کر رہا، تو یہ پہلی کمٹمنٹ پوری کر چکا ہوں پر یہ پرابلمز آگئے تھے بیچ میں، دوسری بات آپ کی ہے کہ اپ گریڈیشن، جو وعدہ میں نے آپ کے ساتھ کیا تھا، جو Proposed میری اے ڈی پی تھی، اس میں آپ دیکھیں کہ جتنے Feasible projects تھے جو میں سمجھتا تھا کہ عوام کو ان کی ضرورت ہے، وہ سارے میں نے بھیجے تھے اپنی اے ڈی پی میں، Fortunately or unfortunately پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میرے ہاتھ میں نہیں ہے، ان کی اپنی ایک پلاننگ ہوتی ہے، ان کا اپنا ایک Criteria ہوتا ہے، وہ بجٹ کو بھی دیکھتے ہیں، پیسوں کو بھی دیکھتے ہیں پچھلے Ongoing projects کو بھی دیکھتے ہیں اور اس کے بعد وہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کن پراجیکٹس کو Prioritige کرنا ہے اور کن کو نہیں، تو جو ہاسپٹل کی اپ گریڈیشن آپ کہہ رہے ہیں بے شک وہ بہت ضروری ہے، میرا وعدہ تھا آپ کے ساتھ، میں پورا کروں گا اس کو لیکن میری Proposed ADP میں آپ کا یہ پراجیکٹ گیا تھا اس کو آپ چیک کریں، اگر وہاں پہ اس کو نکالا گیا وہ میری اس میں غلطی نہیں ہے، اگر آپ پھر بھی مجھ سے کنسلٹ کرتے تو میں ان کو

ریکوئسٹ کر دیتا، تو یہ جواب ہے جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے وعدہ کیا، سر، میں آپ سے ہسپتال، میں کوئی نیا ہسپتال بنوانا کوئی کمرہ بنوانا بھی نہیں چاہتا، میں آپ کے پیسے بھی خرچ نہیں کرنا چاہتا، جو بلڈنگ Existing building ہے وہ Feasible ہے، ہمارے پاس 27 کنال زمین اس کے علاوہ بھی موجود ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ہماری جو کمی ہے وہ ہمیں بتا دیں کہ اس میں کمی کیا ہے، یہ میری جو فائل ہے، یہ جو ڈائریکٹو ایشو کئے ہیں سی ایم صاحب، یہ سیکرٹری صاحب کے دفتر سے کیوں نہیں نکلتی، آگے کیوں نہیں جاتی؟ میری یہی ریکویسٹ ہے، میں آپ سے یہ نہیں چاہتا کہ آپ ہمارے لئے پیسے رکھ دیں، پیسے چھوڑ دیں لیکن جو اپ گریڈیشن نان ڈیویلپمنٹ سائڈ نان اے ڈی پی سائڈ پہ وہ اپ گریڈ کر لیں، یہاں سے ڈائریکٹیو ایشو کر لیں کہ یہ ہو گیا سر، پلیز۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر صاحب، میں نے تو ان کو کہا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا، ہماری Proposed ADP میں آپ کی سکیم تھی، اور بھی بہت سی سکیمیں تھیں I hundred percent agree with you کہ ایک فزیبل سکیم ہے، میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ اگر نان اے ڈی پی میں ہو سکی میں نان اے ڈی پی میں کروں گا لیکن کمٹمنٹ اس لئے نہیں کرتا کہ ہم

بھی، میرا ڈومین بھی بہت لمیٹڈ ہے اگر نان اے ڈی پی میں نہ ہوئی تو اگلے سال اے ڈی پی میں میں کر دوں گا اور بات رہی پیسوں کی تو پیسے تو نہ میرے ہیں نہ آپ کے ہیں، عوام کے ہیں، میرے ذہن کے مطابق جہاں پہ زیادہ فزیبل ہو، جو پراجیکٹ زیادہ فزیبل ہو وہاں پہ میں پیسے دوں گا اور میری کمٹمنٹ ہے، انشاءاللہ میں یہ کر کے عوام کے لئے کر کے دکھاؤں گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ، ایم پی اے، 1891۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر۔

جناب سپیکر: بس کافی ہوگیا نا، سارا ٹائم آپ کا تو نہیں ہے، بس That's it

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، بات تو سن لیں سر۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ صاحب، آپ سینیئر آدمی ہیں، دیکھیں اور لوگوں کاٹائم بھی آپ لے رہے ہیں، بس آپ کی بات کہہ دی انہوں نے، جو Answer تھا انہوں نے دے دیا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میرا کوئسچن ریفر کریں کمیٹی کو، وہ کر لیں گے، دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: کہہ دیا انہوں نے کہ اسے کر دیا ہے انہوں نے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: تو کمیٹی میں ریفر کریں سر، سر، کمیٹی میں ریفر کر دیں تاکہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی کے لئے پھر وہی Exercise ہوگی، پھر وہ جو وہاں کر لیا ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: کمیٹی کو دیکھ لیں گے کہ حقیقت کیا ہے سر۔
جناب سپیکر: منسٹر صاحب، وہ کہتے ہیں کمیٹی میں بھیجیں۔
وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب، جو ان کو اچھا لگے، جیسے ان کو اچھا لگے، چاہئیے تو یہ ہونا چاہئیے تھا کہ یہ میری بات پہ اعتبار کرتے، اعتماد کرتے، میں ان کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ میرے ہاتھ میں میری قلم میں جو بھی ہو میں کروں گا، آپ کے لئے نہیں، اپنی عوام کے لئے میں کروں گا لیکن Let’s say اگر اس سال اس پہ پیسے لگنے ہوں اور وہ پیسے ہمارے موجودہ بجٹ میں نہ ہوں، نہیں لگتے جو Existing resources میں اگر یہ کام ہو سکتا ہے، میں اگر کل ہونا ہے میں آج کروں گا، اس سے زیادہ تو میں سپیکر صاحب، کچھ نہیں کر سکتا۔
جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب، بہت اچھی ایشورنس دے دی ہے انہوں نے آپ کو This is sufficient, I think.
صاحبزادہ ثناء اللہ: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے سر۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب، کوئسچن نمبر 1891۔
* 1891 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی اور دیگر سماجی ترقی کا عمل شروع کرنے کے لئے ابتدائی مرحلے میں 27 ارب 8 کروڑ 80 لاکھ روپے کی منظوری دے دی گئی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

(I) آیا مذکورہ کثیر رقم صوبائی یا وفاقی بجٹ کا حصہ ہے اور اس کی منظوری کون سے مجاز فورم سے لی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(II) اس کثیر رقم کی تقسیم کا طریقہ کیا ہے اور ہر قبائلی ضلع کو کتنی کتنی رقم ملے گی، نیز مذکورہ رقم سے حکومت کون سے منصوبے شروع کرے گی، ان منصوبوں کا پی سی ون بنایا گیا ہے اور ان منصوبوں میں اے ٹائپ ہسپتال شامل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا)</u>:

(الف) وفاقی حکومت نے قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی کی مد میں مستقل تعمیر نو (Permanent Reconstruction) کے لئے اب تک 26.596 ارب روپے دیئے ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا رقم وفاقی حکومت کے بجٹ کا حصہ ہے جس کی منظوری باقاعدہ اسپیشل فورم نے دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق وزارت منصوبہ بندی و ترقی حکومت پاکستان نے 3 جون 2016 کو کور کمانڈر الیون کور کے زیر صدارت ایک سپیشل فورم کی ڈیڑھ سال جون 2016 سے دسمبر 2018 کی مدت کے لئے منظوری دی تھی، بعد میں اس فورم کو دسمبر 2019 تک مزید توسیع دی گئی اور ساتھ ہی اس کی تنظیم نو بھی کی گئی جس میں فنانس، منصوبہ بندی وترقی کے اداروں اور چیف انجینیئر گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا کو نمائندگی دی گئی۔ سپیشل فورم کی ممبر شپ کی تفصیل ایون کو فراہم کی گئی۔

(II) تقسیم کا طریقہ کار: ایڈیشنل چیف سیکرٹری ضم شدہ سیکرٹریٹ (سابقہ فاٹا سیکرٹریٹ) اور ٹی ڈی پی سیکرٹریٹ کے درمیان دستخط شدہ مفاہمت کی یادداشت (MoU) کے مطابق ضم شدہ سیکرٹریٹ وفاقی حکومت سے موصول شدہ رقم ٹی ڈی پی سیکرٹریٹ کو ٹرانسفر کرتا ہے، جبکہ سکیموں کا سروے، پلاننگ، ڈیزائننگ، تیاری وغیرہ ٹی ڈی پی سیکرٹریٹ کرتا ہے، جبکہ سکیموں کی منظوری خصوصی فورم دیتا ہے۔ (نوٹیفیکیشن کی کاپی ایون کو فراہم کی گئی)

اب تک ٹی ڈی پی سیکرٹریٹ کی طرف سے خرچ کی گئی رقم 26.596 ارب روپے ہے اور اس میں مختلف اضلاع کی سکیموں کا حصہ لف ہے، خصوصی فورم کے آخری اجلاس بمورخہ 26 دسمبر 2018 میں مزید اٹھ سکیموں کی منظوری دی گئی ہے جس کی تفصیل ایون کو فرہم کی گئی۔

اس کے بعد کی خصوصی فورم کے اجلاس میں جن سکیموں کی منظوری دی جائے گی اس کی تفصیلات خصوصی فورم کے آئندہ اجلاس کے بعد دستیاب ہو سکیں گی۔

ٹی ڈی پی سیکرٹریٹ سے موصول شدہ تفصیلات کے مطابق منظور شدہ سکیموں میں ٹائپ اے ہسپتال شامل نہیں ہے، خصوصی فورم کی تمام منظور شدہ سکیموں کی تفصیل مندرجہ بالا جوابات میں لف ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ، یہ میرا جو کوئسچن ہے، جواب بھی آیا ہے بہت۔

<u>Mr. Speaker:</u> Answer is taken as read, supplementary please.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تفصیل سے جواب دیا ہے اور بدقسمتی سے یہ مجھے صبح ہی ملا ہے اور وہ بھی میرے کہنے پر، میری

ریکویسٹ پر مجھے مل گیا ور یہ تقریباً بہت ڈاکیومنٹس ہے لیکن پھر بھی میں آپ کی وساطت سے ہاؤس سے یا کنسرنڈ منسٹر سے، اس میں سر، آپ دیکھیں جواب میں، وفاقی حکومت نے قبائلی اضلاع میں تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی کی مد مستقل تعمیر نو Permanent reconstruction کے لئے اب تک پچیس ارب پانچ کروڑ چھیانوے لاکھ روپے دیئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: چوبیس ہزار۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: لیکن جواب میں جو ہے، مذکورہ بالا رقم وفاقی حکومت کے بجٹ کا حصہ ہے جس کی منظوری باقاعدہ سپیشل فورم نے دی ہے، تفصیل کے مطابق وزارت منصوبہ بندی اور ترقی حکومت پاکستان نے تین جون 2016 کو کورکمانڈر الیون کور کے زیر صدارت ایک سپیشل فورم کی ڈیڑھ سال جون 2016 دسمبر 2018 کی مدت کے لئے منظوری دی تھی، بعد میں اس فورم کو دسمبر 2019 تک مزید توسیع دی گئی اور ساتھ ہی اس کی تنظیم نو بھی کی گئی، جس میں فنانس، منصوبہ بندی اور ترقی کے اداروں اور چیف انجینئر گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا کو نمائندگی دی گئی۔ میرا سیمپل سپلیمنٹری سوال ہے کہ مجھے کوئی منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ کون سے رول کے تحت، کون سے قانون کے تحت کور کمانڈر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسی میٹنگ بلائیں، اس میں عوام کے لئے منصوبوں کی منظوری دے دیں کیونکہ There are two rules of business، ایک ہوتا ہے ہمارے فیڈرل وفاقی کا جو رولز آف بزنس 1973 کا ہے اور ہمارا جو رولز آف بزنس ہے وہ 1985 کا ہے، اس میں

مطلب کہاں یہ لکھا گیا ہے؟ پیسے قوم کے ہیں، پیسے ہم نے پاس کئے ہیں، ہم نے یہاں سے بجٹ پاس کیا ہے کہ اس میں عوامی نمائندے ہونے چاہئیے اس میں مطلب ہے گورنمنٹ کے نمائندے ہونے چاہئیں، کور کمانڈر جیسا اس کا کوئی کام نہیں ہے، کور کمانڈر کی بہت سے ذمہ داریاں ہوتی ہیں، مطلب ہے دونوں حالات، انٹر حالات بھی خراب ہیں، باہر کے حالات، تو یہ مجھے مطلب ہے جواب دے دیں کہ اس کور کمانڈر نے کس قانون کے تحت اس فورم کو بنایا ہے؟ پھر انہوں نے میٹنگ بلائی ہے، ہمارا کونسا قانون ہے، یہ مجھے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی قلندر لودھی۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب، ہمارے بڑے سینیئر پارلیمنٹرین ہیں اور سینیئر ایڈوکیٹ بھی ہیں، بڑے اچھے پوائنٹس لاتے ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہہ دیا فورم پر کہ میں نے اس کو پڑھا بھی نہیں ہے لیکن اس کے تحت تفصیلی اس کا جواب ہے جو آپ نے دیکھ لیا اور یہ کور کمانڈر جو الیون کور کمانڈر کی بات کرتے ہیں تو اس کے لئے کوئی Specific وہ بات نہیں ہے، اس میں باقی سارے جو جتنے بھی محکمے ہیں وہ تو سارے ہمارے صوبے کے محکمے ہیں لیکن Merged area پہ ابھی جو 2016 سے بات چل رہی ہے، تو یہ تو اس وقت اس کو بھی پتہ ہے، ہمیں پتہ ہے کہ وہاں فاٹا میں کس کا کنٹرول تھا؟ ابھی ہمیں Merge میں شروع ہو گیا کہ اس میں اسی طرح سے یہ شفٹ جو کریں گے جو پاور ہے اور یہ آپس میں یہ سارا کچھ جب کر دیں، سیٹلڈ

ایریا بن جائے گا تو اس میں کور کمانڈرز بھی ختم ہو جائیں گے اور اس میں سب چیزیں ختم ہو جائیں گی اور یہ تو سارے ہمارے نمائندوں کے، آپ کے اور یہ سارے اپنے منسٹرز اور سارے یہ لوگ کریں گے، ابھی ان کا الیکشن ہو رہا ہے، اس ایریا سے اپنے منسٹرز بھی آجائیں گے، ایم پی ایز آجائیں گے تو یہ تو سارا مسئلہ پھر وہ خود کریں گے ناں جی، تو اس میں بڑی ڈیٹیل سے ان کا جواب آیا ہوا ہے، اور بڑا لمبا چوڑا جواب ہے ان کا جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: میں اپنے بڑے قلندر لودھی کا بہت احترام کرتا ہوں، میرا بہت سیمپل کوئسچن ہے اور مجھے Simple answer دینا چاہئیے کہ آیا کوئی قانون تو ہوگا نا، ہمارے وزیر صحت نے ہاتھ اٹھایا ہوا ہے، ہمیں جواب دے دیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن وہ پہلے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کا جواب دے دیں کہ اس سے ہم مطمئن ہو جائیں تو پھر یہ فنانس کے ساتھ Related ہے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بھی ان کے ساتھ Related ہے، یہ مجھے یہ بتائیں کہ کس قانون کا حوالہ دے دیں، کون سے رولز کے تحت مطلب ہے کور کمانڈر کے پاس یہ پاور ہے، یہ مجھے سیمپل بتاؤ، رولز کا مجھے بتا دیں اور اگر یہ نہیں بتا سکتے ہیں تو پھر یہ سارے جتنے بھی ہیں یہ پیسے مطلب ہے، یہ صحیح طریقے سے نہیں لگائے گئے ہیں، پھر میری یہ ڈیمانڈ ہوگی، میری یہ ریکویسٹ ہوگی، یہ التجاء ہو گی آپ سے، آپ

کی کرسی سے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر لیں تاکہ وہاں ہم بیٹھ کر دیکھ لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر ہشام خان۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیونکہ یہ تو سر، دیکھیں لوگ ہمیں ووٹ دیتے ہیں، ان منسٹروں کو مطلب ہے یہ سلیکٹ کرتے ہیں اور پھر ہم لوگ باہر رہیں اور پھر یہ لوگ مطلب آجائیں، پھر ہمارے پیسوں کو تقسیم کرتے ہیں، ہمارے منصوبوں پر یہ لوگ کام کر دیتے ہیں، یہ تو In justice ہے کیونکہ اس انسٹی ٹیوشن کا کام یہ نہیں ہے، ان کا کام لاء اینڈ آرڈر سچویشن کو بحال کرنا ہے، مطلب یہ کرنا ہے، یہ کام ان کا نہیں ہے، تو مجھے سیمپل جواب دے دیں، بس صرف۔

جناب سپیکر: ہشام خان، مائیک کھولیں منسٹر صاحب کا، ہشام خان کا۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب، چونکہ میرا نہ ڈیپارٹمنٹ ہے نہ یہ کوئسچن میرے ڈیپارٹمنٹ کے Related ہے، ایک سیمپل سا جواب ہے جیسے آپ جاننا چاہتے ہیں اور یہ میرا Opinion ہے، شاید آپ یہ اس کے ساتھ ایگری نہ کریں لیکن آپ نے بات کی کہ۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں نے آپ سے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ آپ مجھے صرف یہ کہہ دیں کہ اس کو کس قانون کا نام دوں، کس قانون کے تھرو یہ سب کچھ صوبے میں ہو رہا ہے؟ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

وزیر صحت: مجھے، مجھے جواب۔۔۔۔۔

جناب خوشد ل خان ایڈوکیٹ: آپ مجھے مطلب ہے وہ قانون وہ رولز بتا دیں اور یہ بھی جواب دیں کہ آیا کور کمانڈر کے پاس یہ

اختیارات ہیں کہ وہ ہمارے صوبے کے، قوم کے پیسوں-----

<u>وزیر صحت</u>: خوشدل خان صاحب، مجھے یہ حق تو ہے کہ میں بولوں، میں بھی اسی ایوان کا ممبر ہوں، دیکھیں میں آپ کی بڑی عزت کرتا ہوں، دیکھیں میری بات سن لیں، تو مجھے بولنے دیں، پھر بے شک آپ----

(شور)

<u>وزیر صحت</u>: میں وقت ضائع، تو مجھے جواب دیں، شاید یہ آپ کو پسند نہ آئے یا آپ ایگری نہیں کریں پھر میرا حق ہے کہ میں جواب دوں آپ کو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ہشام خان۔

<u>وزیر صحت</u>: دیکھیں بات ہے، اگر آپ قانون کی بات کرتے ہیں تو ہم جتنے بھی Politician یہاں پہ بیٹھے ہیں یا ہم سے پہلے ان ایوانوں میں جو آئے ہیں، اگر آپ لاء کی بات کریں تو ہم سب کو یہ اختیار نہیں ہے، جیسے ہم لاء کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں، ہمارے بھی بہت سے اختیارات نہیں ہیں لیکن ہم نے ان کو Use کیا ہے، بات سنیں، اور آپ کو اندازہ ہوگا کہ میں اشارہ کن حکومتوں کی طرف کر رہا ہوں؟ Merged area کے بارے میں آپ کی بات تھی تو I am not defending the army لیکن میں آپ کو صرف وضاحت اس لئے دے رہا ہوں کہ سارے Merged area میں سب سے زیادہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے یا اس کو Analye کرنے یا Evaluate کرنے کے لئے میں گیا ہوں تو میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ہماری اپنی Capacity نہیں ہے، یہ ہماری غلطیاں ہیں، ہماری کمیاں ہیں، اس لئے اور لوگ Interfere کرتے ہیں اور ملک کے خیر خوا تو آرمی

والے بھی ہیں، ہم بھی ہیں، آپ بھی ہیں، جب ہماری Capacity یہ ہے کہ ہمارا زلزلہ آجائے، We have no capacity جب ہماری Capacity یہ ہے کہ جب سیلاب آجائے تو We have no capacity to deal with that اور جو جنگ لڑنے والے ہیں، وہ آپ کے لئے زلزلے اور سیلابوں کے کام بھی کرتے ہیں، یہ ہماری Capacityہے جس نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ اور انسٹی ٹیوشنز کو کہیں کہ وہ آئیں اور وہ ہمارا کام کریں، اگر ہم اپنا کام ٹھیک طرح کرتے تو ہم ان کو مجبور نہ کرتے یا ان کو یہ اختیار نہ دیتے کہ یہ ہمارا کام کریں But, I just want to tell you کہ This is my opinion، اگر وہ انفرا سٹرکچر کی وجہ سے ہو یا سیکورٹی کی وجہ سے ہو خواہ وہ ڈسٹرکٹ میں، Army has don every good job ہو Army has done great job for our peoples اور بس یہ دعا کر سکتے ہیں کہ ہم میں اتنی Capacity آئے، آپ اور ہم میں کہ ہمیں ضرورت ہی نہ پڑے کہ فوج ہمارے یہ کام کرے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب! ہوتا ہے یہ کہ دیکھیں بعض چیزیں On need basis کی جاتی ہیں، اب یہ جو رقم ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ہے اور وہاں سے یہ فورم تشکیل پایا تھا Under executive orders کئی ایسی چیزیں جو ہیں گورنمنٹ ٹائم ٹو ٹائم کرتی رہتی ہے، جہاں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز اس طریقے سے زیادہ Effective رہے گی تو یہ 3 جون 2016 اور اس سے پہلے کی یہ ساری کہانی ہے، یہ سارا فیڈرل گورنمنٹ سے پھر ہمارے پاس ابھی ہوا جب Merger ہو گیا، تو ہر چیز پہ آپ کی نہیں ہوتی، بعض چیزیں یہ سوچ کر کہ ہم نے ڈویلپمنٹ کرنی ہے، اس میں شفافیت

چاہئیے، اس میں اور چیزیں چاہئیں، ابھی نیا سسٹم In place ہو رہا ہے، نئے لوگ جا رہے ہیں، تو چونکہ یہ پہلے سے وہاں پہ ضرب عضب اور اس وقت سے کام کر رہے ہیں تو یہ زیادہ Closed ہیں In that area، تو اس لئے یہ شاید چیز کی گئی ہوگی۔ میرے خیال میں اس پہ زیادہ ڈیٹیل میں، جی لودھی صاحب، لودھی صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: جناب سپیکر! پرائم منسٹر صاحب جو ہیں اس کےچیئرمین ہیں اور یہ نیشنل اکنامک کونسل اس کو Approve کرتی ہے اس کمیٹی کو اور فیڈرل محکمے ہیں اور پرائم منسٹر اس کے چیئرمین ہیں اور وہ اس کو ہیڈ کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Prime Minister is the Chairman.

<u>وزیر خوراک</u>: اور یہ جو کمیٹی ہے، اس کو انہوں نے تشکیل دیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور یہ فنڈ بھی فیڈرل گورنمنٹ کا ہے، پراونشل گورنمنٹ کا نہیں ہے۔

<u>وزیر خوراک</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ Prime Minister is the Chairman of this forum اور انہوں نے یہ سارا Approve کیا ہوا ہے تھرو فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، Because یہ فنڈ بھی انہی کا ہے، انہی کے انڈر یہ خرچ ہو رہا ہے اس لئے یہ ایک باڈی تشکیل دی گئی ہے کہ اس پہ ٹرانسپرنسی رہے، کور کمانڈر صاحب سے یہ مراد جو لی ہو گی کہ اس سے ٹرانسپرنسی زیادہ Insure ہو جائے گی، بڑی رقم ہے کہ یہ ضائع نہ ہو۔ جی خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب کا مائیک کھول دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں ایک منٹ لینا چاہتا ہوں، یہ کاپی مجھے دے دیں، میں اس کو سٹڈی کروں گا کہ اس میں کیا چیز ہے؟ دوسرا یہاں ہمارے منسٹر صاحب نے خود اعتراف کیا کہ ہماری انتظامیہ اتنی کمزور ہے کہ ہم بار بار فوجی بھائیوں کو بلاتے ہیں، وہ ہمارے زلزلے میں بھی کام کرتے ہیں اور ہمارے ان کو سب کو پھر یہ، یہ کہہ دیں۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! اس میں تو کوئی شک نہیں ہے، آپ کی حکومت تھی، اس سے پہلے آپ کی حکومت تھی، اس سے پہلے آپ کی حکومت تھی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہمیشہ ہمیں فوج پہ اعتبار کرنا پڑا اور مشکل وقت میں فوج نے ہی مدد کی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں، یہ ان کی مجبوری ہے، میں ہاؤس کے سامنے دو باتیں بہت واضح طور پر کہتا ہوں، ایک یہ کہ We all are law maker

Mr. Speaker: Yes.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہم یہاں Law makers بیٹھے ہوئے ہیں، ہم یہاں Layman نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم جو بات کہتے ہیں قانون اور آئین کے مطابق کرینگے، میں نے بہت سمپل کوئسچن کیا ہے، آپ لوگوں نے کسی ٹریژری بینچز سے، حکومت کی طرف سے کسی نے مجھے جواب نہیں دیا، نہ مجھے قانون بتایا، نہ کوئی پالیسی بتائی، نہ کوئی نوٹیفیکیشن بتایا کہ By whom he was empowered to call the meeting؟ کس کے ذریعے، کور کمانڈر کے پاس یہ پاورز نہیں ہیں کیونکہ ہماری تین

چیزیں تین Pillars پر آتے ہیں، مقننہ، ہوتا ہے جو ہم یہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں، جو ڈیشری ہوتی ہے، جو Interpretation لاء کی کرتی ہے اور ایگزیکٹیو بھی ہوتی ہے اور ایگزیکٹیو سر، Under Article 129 آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں Under Article 129 says یہ کہتا ہے کہ پراونشنل گورنمنٹ کے لئے کہ Who is the Government: Executive Authority must be exercised by the Chief Minister and the Provincial Minister, nothing else.

نہ ایڈوائزر کوئی آرڈر ایشو کر سکتا ہے نہ کوئی سپیشل اسسٹنٹ کر سکتا ہے، صرف ایگزیکٹیو وہ چیف منسٹر اور پراونشنل منسٹر کر سکتا ہے، تو یہ مجھے بتائیں کہ بھائی ان کو کس نے پاورز دی ہیں کہ آپ یہ بلا لیں؟ شفافیت، کیا عوام شفافیت سے کام نہیں کرتے ہیں؟ کیا ہم اتنے Dishonest ہیں کہ ہم ان لوگوں سے یہ توقع رکھیں کہ یہ ہمارے لئے کام کرینگے؟ ہم کدھر ہیں، یہ تو ہم اپنے اوپر الزام لگاتے ہیں کہ ہم کلیئر نہیں ہیں، ہم انصاف نہیں کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرا خیال ہے خوشدل خان صاحب، ہمیں ٹائم بچا لینا چاہیئے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، میں آخر میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، It should be, I will request

<u>جناب سپیکر</u>: آخری بات، آپ وائنڈ اپ کریں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈکیٹ</u>: Yours honourable Chair, to kindly for detailed discussion under rule 48 because it is very important Question کیونکہ اس میں بہت سا پیسہ ہے، بہت سا، تاکہ اس وقت تک یہ لوگ بھی تیاری کریں، قلندر لودھی صاحب بھی تیاری

کرینگے، فنانس منسٹر صاحب بھی تشریف لائیں گے۔
جناب سپیکر: آپ Under 48 نوٹس دے دیں۔
Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you, my lord, thank you.
جناب سپیکر: کوئسچن 1771، خوشدل خان صاحب۔
* 1771 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ :
(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے سال 2017-18 میں ایشیائی ترقیاتی بینک سے قرضہ لیا تھا؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(i) کس تحریری معاہدے کے تحت کتنا قرضہ لیا گیا، قرضے کی تفصیل اور معاہدے کی کاپی مہیا کی جائے؛
(ii) حاصل کردہ قرضہ کن کن منصوبوں پر استعمال کیا جا رہا ہے یا نئے/جدید منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا، تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے؛
(iii) قرضہ واپس ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہے اور سود کی شرح کس حساب سے مقرر ہے، نیز موجودہ حکومت کا مذکورہ بینک سے مذید قرضہ کن کن منصوبوں کے لئے لینے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): (الف) جی ہاں۔
(ب) تحریری معاہدہ ایوان کو فراہم کیا گیا، جس میں قرضے کی تفصیل اور شرائط کی تفصیل درج کی گئی ہے۔
حاصل کردہ قرض جن منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ قرض کی واپسی کا طریقہ کار اور شرح سود کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، نیز

مزید جن منصوبوں پر مذکورہ قرض خرچ کیا جائے گا، ان کی بھی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، آپ کا بہت بہت شکریہ، آپ نے ٹائم دیا اور سارے جو ہیں، یہ ہمارے ملک کے ساتھ Related matters ہوتے ہیں۔ اب سر، اس میں میں نے قرضے کے بارے میں کہا کہ 2017-18 میں ایشیائی ترقیاتی بینک سے حکومت نے کتنا قرضہ لیا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے لیا ہے، اب سر، اس میں میں مزید بات کرنا نہیں چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے جو انفارمیشن مجھے دی ہے، میں اس کو پڑھ کر، مطلب ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے، میں مطمئن ہوں سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 1879، محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے۔

* 1879 _ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یکہ توت پشاور واقعہ جس میں ہارون بلور شہید ہوئے تھے، کے بارے انکوائری کا حکم دیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انکوائری بارے میں بیگم ہارون بلور سے کسی قسم کا رابطہ نہیں کیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) اب تک مذکورہ انکوائری میں کتنی پیش رفت ہوئی ہے، اس انکوائری میں پیش رفت سے بیگم ہارون بلور کو اب تک کیوں آگاہ نہیں کیا گیا؛

(ii) مذکورہ دھماکے میں شہید ہونے والے 22 افراد میں سے کتنے خاندانوں کو شہداء پیکیج کے تحت معاوضہ فراہم کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) بمطابق رپورٹ موصولہ ڈی آئی جی (سی ٹی ڈی) خیبر پختونخوا مذکورہ کیس کی صرف انوسٹی گیشن کر رہا ہے، نیز سی ٹی ڈی کو بابت انکوائری کوئی حکم نامہ موصول نہیں ہوا ہے۔

(ب) مذکورہ کیس میں سی ٹی ڈی کو کسی انکوائری کا حکم موصول نہیں ہوا ہے، البتہ مذکورہ کیس کی پیش رفت کے سلسلے میں ڈی آئی جی (سی ٹی ڈی) نے ذاتی طور پر اپنے دفتر میں شہید ہارون بلور کے بیٹے دانیال بلور کو آگاہ کیا تھا۔

علاوہ ازیں حال ہی میں سی ٹی ڈی پشاور ریجن اور ڈی ایس پی انوسٹی گیسشن سی ٹی ڈی پشاور ریجن نے بھی بذات خود ایم پی اے ثمر بلور (بیوہ ہارون بلور) کو ان کے گھر پر ہی کیس کی پیش رفت کے متعلق تفصیلاً آگاہ کیا ہے۔

(ج) (i) مذکورہ سوال کا جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

(ii) مذکورہ واقعہ میں کوئی پولیس اہلکار زخمی یا شہید نہیں ہوا ہے، البتہ 24 عام شہریوں کی شہداء پیکیج کے لئے متعلقہ حکام سے رجوع کیا جائے۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: فرسٹ، تھینک یو مسٹر سپیکر، سب سے پہلے تو میں یہ کہونگی کہ اس کوئسچن کو اسمبلی کے فلور پر آنے

So, a lot of these questions میں نو مہینے لگے ہیں، have become outdated ہم نے یکہ توت کے سانحے کے شہداء کی پرسوں برسی بھی Observe کر لیا ہے تو مجھے تو اب سی ٹی ڈی نے ایک بریفنگ بھی دی ہے In detail، لیکن جو بائیس خاندان ہیں جو کہ Also victims ہیں اس سانحے کے، ان سب نے مجھ سے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ ہمیں آخر کار بتایا جائے جائے کہ آخر کار اس کے پیچھے یہ کون تھا؟ CTD is now saying that we have reached the dead end, so، اب مجھے ہوم منسٹری بتائے کہ جی یہ Dead end کے بعد ان کا یہ کیا پروسیجر ہے، How is such a huge crime going to be brought to task and also یہ صرف مجھے ہی نہیں باقی فیملیز کو بھی In detail ایک Explanation دی جائے کیونکہ میں پچھلے نو مہینوں سے ان سب کے ساتھ Liaison میں ہوں، میں ان کے سارے سوالوں کے جواب Single handedly دے رہی ہوں، یہ میرا کام نہیں ہے، یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔

Mr. Speaker: Qalandar Lodhi Sahib, please respond.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): سر، باقی تو بڑے بڑے پلندے تھے کوئی پڑھ نہیں سکتا تھا، یہ تو ایک ہی صفحے کا جواب ہے، آپ کے سامنے بھی پڑا ہوا ہے، بڑی ڈیٹیل میں ہے اور میری چھوٹی بہن محترمہ ثمر بلور صاحبہ نے کی ہے اور ہمیں یہ دکھ ہے کہ یہ واقعہ بھی تھا، اس کے متعلق، لیکن اس میں بڑی ڈیٹیل میں لکھا ہوا ہے کہ اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ علاوہ ازیں حال ہی میں ایس پی سی ٹی ڈی پشار ریجن اورڈی ایس پی انویسٹی گیشن سی ٹی ڈی پشار ریجن نے بذات خود ایم پی اے ثمر بلور صاحبہ بیوہ ہارون بلور کو ان کے گھر پر

کیس کی پیش رفت کے اوپر تفصیلاً آگاہ کیا اور اس کے اوپر یہ لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ انہوں نے اس کے بیٹے دانیال بلور کو بھی آگاہ کیا اور چونکہ یہ ڈائریکٹ ایف آئی آر درج ہے، اس میں انویسٹی گیشن تو ہوگی لیکن اس میں ڈائریکٹ، اب جو انہوں نے لواحقین کا کہا ہے کہ 24 لوگ شہید، گورنمنٹ کا تو کوئی آدمی شہید نہیں ہوا ہے کہ گورنمنٹ ان کو کوئی پیکیج دیتی، یہ پرائیویٹ لوگ ہیں تو اس میں جو طریقہ کار ہے، انہوں نے Appli کرنا ہے، کبھی انہوں نے کچھ کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟ اس کے متعلق یہ متعلقہ عوام سے رجوع کر سکتے ہیں اور یہ بالکل کلیئر لکھا ہوا ہے، ان کا سوال جو بڑا اچھا ہے، اس میں انہوں نے بڑی ڈیٹیل سے جواب دیا ہے اور یہ سب ان سے گھر میں جا کے تفصیل دی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں لودھی صاحب، دہشت گردی میں جو بھی شہید ہوتا ہے، عام شہری بھی، اس کو پیکیج ملتا ہے۔

<u>وزیر خوراک</u>: جی، لیکن رجوع کرنا.....

<u>جناب سپیکر</u>: اب ان کو پیکیجز مل چکے ہیں؟ ایک سیکنڈ ان کی بات ختم ہو جائے، مل چکا ہے۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور</u>: پیکیج جی مل چکا ہے، Like I said, the question has come to the Floor nine months late اور جو یہ ہمیں بریفنگ دی گئی ہے، یہ آج سے سات مہینے پہلے دی گئی ہے، سات مہینوں میں اب کیا پیش رفت ہوئی ہے، اس کے بعد Again there is a dead end

<u>جناب سپیکر</u>: آپ اس کے لئے قلندر لودھی صاحب، ایک بریفنگ کا اہتمام کروائیں، ہوم

ڈیپارٹمنٹ سے، میڈم کے ساتھ رابطہ کریں، وہ لوگ بھی بلا لیں جن کے، جو Victims ہیں۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: جی باقی فیملیز کو بھی اس میں بلایا جائے۔

جناب سپیکر: Victims کو بھی بلایا جائے اور جو Latest اس میں پوزیشن ہے۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: ٹھیک ہے۔ I will send written.....

جناب سپیکر: اس کے لئے Within a week or ten days اس معاملے کو کریں تاکہ لوگوں کو تسلی ہو کہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے اس سلسلے میں؟

محترمہ ثمر ہارون بلور: تھینک یو مسٹر سپیکر۔

* 1820 _ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صحت انصاف کارڈ سرکاری ملازمین کو بھی دینے کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تقریباً تین سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود مذکورہ اعلان کو عملی جامہ کیوں نہیں پہنایا گیا، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): اس سلسلے میں گزشتہ حکومت نے صحت انصاف کارڈ سرکاری ملازمین کو دینے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ جیسے کہ جز (الف) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو میم، کوئسچن نمبر 1820، محترمہ ثمر بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: بس اس کے Answer سے میں Satisfied ہوں، جی اس کوئسچن کا مجھے جواب مل گیا ہے۔ I have no supplementary on this Question.

Mr. Speaker: Thank you very much. 1841, Ms: Humaira Khatoon, Sahiba.

* 1841 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں اضلاع کی سطح پر کتنے DHQ, THQ اور BHU موجود ہیں، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ہسپتالوں اور بی ایچ یوز کو سالانہ کتنی مالیت کے فنڈز اور ادویات فراہم کی گئی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): اس سلسلے میں عرض ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبے میں اضلاع کی سطح پر DHQ, THQ اور BHU کو سالانہ فنڈز اور ادویات کی مد میں جو رقم دی گئی اس کی تفصیل ضلع وار ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، بہت خوشی ہو رہی ہے، آج وزیر صحت صاحب تشریف لا چکے ہیں، ایوان میں اور جواب بھی دے رہے ہیں، آپ کے گوش گذار کرانا تھا کہ کل مجھے ایجنڈا جو ہے، اس اجلاس کا مانگنے پر ملا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو سوالات کے جوابات ہیں، وہ بھی رات کو دیر سے ملے ہیں، لہذا اس پر اگر تھوڑی توجہ دے دی جائے تو بہتر ہوگا۔ سوال کے لحاظ سے میرے کچھ سپلیمنٹری سوالات ہیں، ایک وزیر صاحب سے یہ پوچھنا ہوگا کہ ڈی ایچ کیوز انہوں نے جو لسٹ مجھے فراہم کی ہے، اس میں ڈی ایچ کیوز جو ہیں، وہ ہمارے صوبے کے بڑے بڑے شہروں میں نہیں ہیں، اس میں صفر بتایا گیا ہے جس میں پشاور، نوشہرہ، بونیر، بنوں، بٹگرام، ایبٹ آباد اور ہری پور، ایک اس کا پوچھنا

ہے کہ اس کے کیا وجوہات ہیں اور دوسرا یہ کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کے لئے ادویات کا بجٹ کس طریقہ کار کے تحت مختص کیا جاتا ہے، اس کی وضاحت کی جائے؟

Mr. Speaker: Minister for Health, please.

وزیر صحت: جی ایم پی اے صاحبہ نے جو سوال کیا کہ ٹی ایچ کیوز سارے صوبے میں نہیں ہیں، میں ان کو یہ جواب دونگا کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹلز Ingeneral ابھی ہم تحصیل ہیڈ کوارٹر کے لیول پر نہیں کرتے، کیٹگری ڈی یا کیٹگری سی کے لیول پر ہم دیتے ہیں، پورے پراونس میں، They necessarily don't have to be THQ لیکن وہ سارے سروسز دینگے جو کہ ٹی ایچ کیوز میں ہونگی بلکہ ٹی ایچ کیوز کے لئے Minimum ایک کیٹگری ڈی ہاسپیٹل ہونا چاہیئے تھا جس میں چار Specialities اور چالیس بیڈز ہونے چاہیئے تھے، ابھی ہم یہ سوچ رہے ہیں، نیا جو ہمارا Minimum Health Service Delivery Package ہے، اس کے مطابق کیٹگری ڈی کو ہم Six specialities کا بنا رہے ہیں اور سو بیڈ کا بنائیں گے اور تحصیل کے لیول پر ہوگا لیکن ہم اس کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا نام نہیں دینگے It will be a simple category D، جہاں تک آپ نے ڈی ایچ کیو ہاسپیٹلز کی ادویات کی بات کی، کہ وہ کس Criteria پر ہر ہسپتال کو دی جاتی ہیں؟ ہر ہسپتال کی ایک اپنی Utilization Capacity ہوتی ہے، ڈی ایچ کیو ہاسپیٹلز کی اپنی ہے، اس میں یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں کتنے آتے ہیں، اس کے مطابق پھر ہر جو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہے، وہ ہمیں ایک ڈیمانڈ بھیجتا ہے، اس ڈیمانڈ کے مطابق اگر ہمارے پاس پیسے ہوں تو ہم ان کی پوری ڈیمانڈ پوری

کرتے ہیں، اگر نہ ہوں تو پھر ہمارے جتنا ہمارا Allocated budget ہے، اس میں اس کی پرسنٹیج ان کو دے دیتے ہیں، تو یہ Answer ہے ان کے سوال کا۔

جناب سپیکر: جی، میڈم حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: ٹھیک ہے، اس کے علاوہ اسی سوال کا ایک سپلیمنٹری ہے کہ بونیر، دیر بالا، بنوں اور ڈی آئی خان کے اضلاع کے لئے جو سال 2017-18 میں جو بجٹ رکھا گیا تھا تو اس کے مقابلے میں اس سال ان کا بجٹ کیوں کم کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: ٹائم بہت کم ہے، ایک دو کوئسچنز رہ گئے ہیں ورنہ یہ لوگ رہ جائینگے، آپ ہی کے کوئسچنز ہیں۔

وزیر صحت: Overall due to financial constraints پچھلے سال ہمارا بجٹ Overall ادویات کے لحاظ سے، Even human resource کے لحاظ سے It was limited لیکن آخر میں ادویات کے لحاظ سے میں یہ آپ کو کہونگا کہ ایڈیشنل ہم نے 54 کروڑ روپے ڈی ایچ کیو ہاسپیٹلز کو دیئے تھے، اس سال بجٹ میں کوئی کمی نہیں ہوگی، ہم نے جو ایلوکیشن کی ہے وہ پچھلے سال سےکافی زیادہ ہے، یہ 2019-20 جو Fiscal year ہے تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 1847، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 1847 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبے بھر میں صحت انصاف کارڈ پراجیکٹ پر کتنی رقم خرچ کی گئی، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کا دائرہ کار کن کن اضلاع تک قائم ہے، نیز اس سے مستقفید افراد کی تعداد ضلع وار کتنی ہے، اس میں مرد، خواتین اور بچوں کی تعداد الگ الگ بتائی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) : (الف) گزشتہ پانچ سالوں میں صحت سہولت پروگرام کے تحت ہر ضلع میں جتنی رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Districtwise Treatment Cost

Districts	Cost of Treatment (Rs)
Abbottabad	43,924,400
Bannu	36,961,600
Batagram	63,906,400
Buner	120,691,487
Charsadda	39,020,000
Chitral	12,428,044
D.I.Khan	54,300,167
Hangu	21,550,000
Haripur	12,443,502
Kohat	47,341,300
Lakki Marwat	9,560,177
Lower Dir	82,885,800
Malakand	140,991,828
Mansehra	22,655,921
Mardan	231,166,499
Nowshera	105,198,901
Peshawar	2,270,671,501
Shangla	51,802,550
Swabi	56,050,139
Swat	247,517,500
Grand Total	3,871,067,716

(ب) صحت سہولت پروگرام کا دائرہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک قائم ہے، اس کے علاوہ مذکورہ پروگرام سے مستفید مرد،

خواتین اور بچوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ حمیرا خاتون: میرا یہ سوال بھی اگلا صحت ہی کے حوالے سے ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں صحت انصاف کارڈ پراجیکٹ پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟ جو مجھے دی گئی ہے، مذکورہ پراجیکٹ کا دائرہ کار کن کن اضلاع تک قائم ہے، نیز اس سے مستفید افراد کی تعداد ضلع وار کتنی ہے؟ وہ بھی مہیا کی گئی ہے، اس میں مرد خواتین اور بچوں کی تعداد الگ الگ بتائی جائے؟ یہ بھی مجھے لسٹ تو مل چکی ہے لیکن اس میں ایک میرا سوال ہے سپلیمنٹری کہ یہ جو صحت انصاف کارڈز ہیں، اس کی Implementation تمام پرائیویٹ ہاسپیٹلز پر کیوں ہو رہی ہے؟ جبکہ ہمارے پاس اپنے گورنمنٹ کے ہر سطح پر اچھے ہاسپیٹلز ہیں، کیا یہ ہمارے سسٹم کا مسئلہ ہے کہ نہیں کہ اس کو اس لئے پرائیویٹ ہاسپیٹلز میں آپ کو پتہ ہے وہاں کے ٹیسٹ اور وہاں کے ریٹس میں وہ کارڈ جو ایک مریض کا میرے خیال میں پورا سال کام کر سکتا ہے، وہ پرائیویٹ ہاسپیٹلز میں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Minister Health, respond please.

وزیر صحت: صحت انصاف کارڈ کے حوالے سے پہلے تو میں مبارکباد دینا چاہونگا، سارے ممبر صاحبان جو ہیں، اور جتنی ہماری عوام ہے کہ ہم پچھلے سال تک ہم نے تقریباً 64 فیصد آبادی کو یہ کارڈ دیا تھا لیکن I thank the honourable Chief Minister Sahib، صاحب ان کے Decision پر اور ہماری ایک ریکویسٹ تھی، انہوں نے وہ مانی اور ایک جوائنٹ ہم نے

سیشن کیا، فنانس منسٹر بھی تھے، سی ایم بھی تھے، میں بھی تھا اور We took a decision کہ اس سال سو فیصد آبادی کو جتنی بھی فیملیز ہیں خیبر پختونخوا میں، ان سب کو ہم صحت انصاف کارڈ دینگے (تالیاں) اس میں یہ بھی ہے کہ پچھلے سال تک 1.7 ملین فیملیز اس سے فائدہ اٹھا سکتی تھیں، اس سال Six millions families will take advantage of this card, they will be benefited. یہ ایک آپ کو پتہ ہو ہمارا پانچ لاکھ چالیس ہزار روپے کا پیکیج تھا، پچھلے سال تک، اس سال صحت انصاف کارڈ Will provide medical facilities up to 10,80000 rupees، تو یہ بھی آپ کو پتہ ہو۔ آپ نے بات کی کہ کیوں گورنمنٹ ہاسپیٹلز سے Patients جاتے ہیں پرائیویٹ ہاسپیٹلز، The policy is that every patient، اس کو پہلے آنا ہوگا ایک پبلک سیکٹر کے ہاسپیٹل میں، اگر اس کو وہ پروسیجرز وہ علاج وہاں پر ملتا ہے تو ٹھیک ہے، اگر وہ نہیں ملتا یا وہ مطمئن نہیں ہے Then he has to go to the private hospital، Capacity کی بات آپ نے کی یا Quality of medical care کی، تو اس میں تو میں آپ کو واضح جواب دونگا ہمارے جو Tertiary Care Hospital ہیں، جتنی ہماری ایم ٹی آئیز ہیں They are up to the standards, they are providing great health care, there are great facilities جو ہمارے ڈسٹرکٹس کے ہاسپیٹلز ہیں، جو ہماری پالیسی ہے اس Tenure میں کہ ہم پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کئیر کو ترجیح دینگے تو وہ جب ہم اتنے Strengthen کرینگے کہ اس میں ساری Specialties flourish ہوں، اس میں ہیومن ریسورسز بھی پورے ہوں، اس میں Equipments بھی پورے ہوں، لوگ پہلے انہی ہاسپیٹلز میں جائیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: تو جب اتنی Capacity ہماری Built ہو جائیگی تو ان شاء اللہ ہم وہاں پر بھی جائینگے لیکن اس سال اس پیکیج میں ہم یہ بھی دے رہے ہیں، ان کو یہ ہم نے ان کو آپشن دیا ہے کہ You don't have necessarily to go to public hospitals، اگر آپ چاہتے، پرائیویٹ ہاسپیٹلز جانا چاہتے ہیں You can go to a private hospital، اگر آپ چاہتے ہیں کہ پبلک سیکٹر میں آپ ہاسپیٹل جانا چاہتے ہیں، آپ وہاں پر بھی جا سکتے ہیں It will encourage more competition between the public and private sector.

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Inayatullah Khan, MPA, Question No. 1915, Lapsed. Question No. 1922, Mr. Inayatullah Khan, MPA, Lapsed. Question No. 2024, Mr: Aurangzeb Khan Nalotha, Sahib, Question No. 2024.

* 2024 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بیسک ہیلتھ یونٹ تاجوال (ایبٹ آباد) میں کچھ عرصہ پہلے منظور ہوئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بیسک ہیلتھ یونٹ کو چالو کرنے کے لئے ایس این ای منظور نہیں کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو حکومت کب تک ایس این ای منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت نے مذکورہ بی ایچ یو سے متعلق ایس این ای کو محکمہ خزانہ کے ساتھ اٹھایا تھا لیکن کچھ ڈاکیومنٹس کی کمی کی وجہ سے ایس این ای

کی منظوری نہیں دی گئی، البتہ حال ہی میں محکمہ صحت نے ایس این ای میں ڈاکیومنٹس کی کمی کو پورا کر کے دوبارہ محکمہ خزانہ کو مہیا کی ہے جس کی منظوری عنقریب محکمہ خزانہ سے متوقع ہے۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے محکمے سے پوچھا تھا کہ تاجوال میں ایک بی ایچ یو جو تین چار سال پہلے بنا تھا اس کی ایس این ای کے حوالے سے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ نے مذکورہ بی ایچ یو سے متعلق ایس این ای کو محکمہ خزانہ کے ساتھ اٹھایا ہے لیکن کچھ ڈاکیومنٹس کی کمی کی وجہ سے ایس این ای کی منظوری نہیں ہوئی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ دو سال ہو گئے ہیں کبھی کونسے ڈاکیومنٹس نہیں ہوتے ہیں، کبھی کونسے ڈاکیومنٹس نہیں ہوتے ہیں، تو محکمے کے اندر کوئی ایسا سسٹم ہونا چاہئیے کہ ایک لیٹر جب یہاں سے، پشاور سے ایبٹ آباد جاتا ہے، چھ مہینے اس کی واپسی کے اوپر لگ جاتے ہیں اور ادھر سے کوئی لیٹر آتا ہے تو اس طرح دو سال ہو گئے ہیں، بلڈنگ بنی ہوئی ہے، یہاں بلڈنگ خراب ہو رہی ہے یعنی اس میں کوئی کلاس فور نہیں ہے، چوکیدار نہیں ہے تو دو سال ہوئے ہیں ابھی تک ایس این ای Approve نہیں ہوئی ہے، یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی محکمہ کی.....

جناب سپیکر: لیکن انہوں نے بتا دیا ہے کہ ابھی کمپلیٹ ہو گیا ہے اور محکمہ خزانہ کو ایس این ای بھیج دی گئی ہے جس کی عنقریب محکمہ خزانہ منظوری دے دیگا تو

اس میں منسٹر صاحب سے جواب لے لیتے ہیں، منسٹر صاحب ہشام خان۔
جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب، جو بات آپ نے کی ہے I agree with that, this is the situation، ہمارے دور میں When I took over the office جو ایس این ایز پینڈنگ تھیں یہ Including اور جس میں جو جو کام رہتا تھا جس ہاسپٹل کی یہ بات کر رہے تھے، اس میں کوئی ڈاکیومنٹیشن کی کمی تھی وہ ڈاکیومنٹس ہم نے Provide کر دی ہیں، وہ ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ Send کر دی ہیں میں بھی Follow up کر دوں گا وہاں پہ، آپ خود بھی کر لیں لیکن ہماری طرف سے یہ چیز وہاں پہ پہنچ گئی ہے۔
جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2029، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔
* 2029 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں بچوں کے لئے کھیل کود کے مختلف کھیلوں کے میدان بند کئے گئے ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کھیل کود کے میدان بند ہونے سے بچے بے راہ روی کاشکار ہو رہے ہیں اور غیر نصابی سرگرمیوں میں مصروف ہیں؛
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ضلع میں مختلف کھیل کود کے میدانوں کو کیوں بند کیاگیا ہے، بند ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟
جناب محمدؐ عاطف (سینئر وزیر کھیل و ثقافت) (جواب وزیر مواصلات و تعمیرات نے پڑھا): ضلع ایبٹ آباد میں مختلف کھیل کود کے

میدان اور دیگر سہولیات جن میں بیڈمنٹن، سکواش، باسکٹ بال، فٹ بال وغیرہ شامل ہے کھلاڑیوں کے روز مرہ استعمال کے لئے کھلے ہیں، صرف ہاکی سٹیڈیم ترقیاتی کام ہونے کی وجہ سے ہاکی کے کھلاڑیوں کے لئے دستیاب نہیں ہے، وفاقی حکومت نے ایبٹ آباد کے لئے نیا ہاکی ٹرف لگانے کی منظوری دی ہے جو کہ پاکستان سپورٹس بورڈ اسلام آباد نے لگانا تھا لیکن دریں اثناء نیب کی ناروال سپورٹس کمپلیکس (پنجاب) کے پراجیکٹ میں انکوائر ی شروع ہوئی اور پاکستان سپورٹس بورڈ اسلام آباد کے سابق اور موجودہ افسران کی گرفتاری عمل میں لائی گئی جس کی وجہ سے پاکستان سپورٹس بورڈ اسلام آباد ترقیاتی کام کرنے سے گریزاں ہے، تاہم صوبائی حکومت پرانے ٹرف کو جو کہ قریبی نالہ پھٹنے کی وجہ سے گراؤنڈ کی باؤنڈری وال گر گئی تھی اور سارا ملبہ ٹرف پر آگیا تھا، کو بحال کرنے میں لگا ہوا ہے، نئی باؤنڈری وال تعمیر ہوگئی ہے جبکہ کمشنر ہزارہ کے ساتھ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ موجودہ ٹرف کو صاف کر کے دوبارہ لگایا جائے گا تاکہ ہاکی کے کھلاڑی اس پر اپنا کھیل جاری رکھ سکیں تاوقتیکہ پاکستان سپورٹس بورڈ اسلام آباد اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے نیا ہاکی ٹرف بچھا دے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، پلیز۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میرا اس کوئسچن میں جو سوال تھا، آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں بچوں کے لئے کھیل کود کے، محتلف کھیلوں کے میدان بند کئے

گئے ہیں؟ تو ا س میں انہوں نے بغیر انکوائری کے، بغیر پوچھے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ سارے کھیل کے میدان کھلے ہیں اور ایک ہاکی سٹیڈیم جو ہے وہ اس لئے بند ہے کہ وہاں پہ جو مرکزی حکومت نے اس کے لئے جو منظوری دی تھی آسٹرا ٹرف کے لئے، وہ انکوائری نیب میں شروع ہے اور موجودہ اور سابقہ افسران جو ہیں وہ کام کرنے سے گریزاں ہیں۔ انکوائری اگر شروع ہے سپیکر صاحب، تو ڈیپارٹمنٹ تو موجود ہے، کوئی سابقہ یا موجودہ افسران اگر نہیں ہونگے تو ڈیپارٹمنٹ تو نہیں چلا گیا، ایک بات یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں آپ ہی کا حلقہ ہے، آپ دیکھیں آپ نے ابھی کنج گراؤنڈ بچوں کو کھلوا کے دیا ہے، ابھی ایک مہینہ ہوا ہے، کالج گراؤنڈ کو آپ دیکھیں، وہاں پہ کم از کم ایک لاکھ سے زیادہ کی آبادی کالج گراؤنڈ میں نوجوان جا کر وہ کھیلتے تھے، کہتے ہیں جس ملک کے گراؤنڈ آباد ہوں اس کی ہسپتالیں ویران ہوتی ہیں لیکن ہمارے ایبٹ آباد کے گراؤنڈ ویران ہیں اور ہسپتالیں بھرے ہوئے ہیں جی، اس کے علاوہ سپیکر صاحب، وہاں پہ اے پی ایس کا جو گراؤنڈ تھا وہ بھی بند ہے، برن ہال کا گراؤنڈ بند ہے، ٹیکنیکل کالج کا گراؤنڈ پرنسپل نے بند کیا ہوا ہے اور پوسٹ گریجویٹ کالج کا جو گراؤنڈ تھا، وہ بھی پرنسپل صاحب نے بند کیا ہوا ہے، ایوب میڈیکل کالج کا گراؤنڈ بند ہے جہاں پہ بچے کھیلتے تھے اور دھمتوڑ میں جو فارسٹ کا سکول ہے، وہاں پہ بچوں کو کھیلنے کی اجازت تھی،

ابھی یہ پچھلے سال یا ڈیڑھ سال ہو گئے ہیں، وہاں بھی بچوں کو کھیلنے کی اجازت نہیں دی جا رہی اور دوسری بات سپیکر صاحب، آپ ہی نے میرے خیال کے مطابق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Nalotha Sahib,your question is very much important، میرے خیال میں آج عاطف خان صاحب نہیں ہیں، آپ کرینگے Respond چلیں ٹھیک ہے، کریں آپ، چلیں آپ Respond کریں، Akbar Ayub Sahib, to respond

جناب اکبر ایوب (وزیر مواصلات): شکریہ جناب سپیکرصاحب، سردار صاحب کا سوال بہت ہی Important سوال ہے، پہلے ان کا جو کوئسچن ہے اس کا میں جواب دینا چاہونگا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بالکل جو تفصیل دی گئی ہے، نلوٹھا صاحب نے خود بھی پڑھ کے سنا دی ہے، میری اطلاع کے مطابق نیب انکوائری وہ فیڈرل ایمپلائز کوئی حراست میں لئے گئے جس وجہ سے آپ کو پتہ ہے کوئی اس قسم کی چیز ہو جائے تو ہر چیز Slow down ہو جاتی ہے، وہ بالکل ہی وہ Slow pace پہ وہ پراجیکٹ آگیا تھا سردار صاحب، میری اطلاع کے مطابق جناب سپیکر نے خود اسلام آباد میں بات کی ہے اور انہوں نے سپیکر صاحب سے Commitment کی ہے کہ تین مہینے کے اندر ہم آپ کو یہ ہاکی کا ٹرف لگا کے دینگے، جو مجھے پتہ چلا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل۔

وزیر مواصلات: اور ہم میں منسٹر صاحب آج نہیں ہیں، ان سے بات کرکے ان سے بھی ہم Call کرائینگے اور اس کو ان شاء ﷲ Follow up کرائینگے۔ دوسرا جناب سپیکر، یہ جو گراؤنڈز بند ہونی والی بات ہے، یہ صرف سردار صاحب کو مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے

صوبے کا مسئلہ ہے، پھر آپ کا ہی ذکر آتا ہے جناب سپیکر، گزشتہ آپ منسٹر فار ہائر ایجوکیشن تھے، Security reasons کی وجہ سے گورنمنٹ نے احکامات جاری کئے تھے جی کہ تمام گراؤنڈز کو آفیشل ٹائم کے بعد استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے، جناب سپیکر، ابھی حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں اور یہ بہت بڑی ایک Facilityہے، گراؤنڈز کی کمی ہے ہمارے صوبے میں، یہ کالجز کے گراؤنڈز سکولز کے گراؤنڈز یہ شام کے ٹائم بچوں کے لئے کھولنے چاہئیں سردار صاحب، میں نے خود Personallyخود ہری پور کے لئے بھی ایک کیس Takeup کیا ہوا ہے، ان شاء اللہ ہم مل جل کے سارے اس کیس کو Takeup کر کے اور اس پابندی کو اٹھوائیں گے۔ چند مقامات ایسے ہوتے ہیں، جس طرح آپ نے برن ہال کا نام لیا یا کچھ Targetedجگہیں ہوتی ہیں، کوئی Sensitive جگہیں ہوتی ہیں، سب کے نہیں کھولے جا سکتے لیکن مجموعی طور پر میرے خیال میں 80/85 Percentگراؤنڈز کھولے جا سکتے ہیں، ہم یہ گورنمنٹ کے ساتھ متعلقہ محکمے کے ساتھ Takeup کرتے ہیں، خصوصی طور پہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اینڈ ہائر ایجوکیشن کے ساتھ اور بچوں کے لئے ان شاء اللہ یہ سہولیات کھولنے کا ہم انتظام کرینگے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ میرے خیال میں ہم اسمبلی میں ایک میٹنگ کرتے ہیں۔

<u>وزیر مواصلات</u>: جی بالکل۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور سیکرٹری صاحبان جو دونوں ڈیپارٹمنٹ کے ہیں اور منسٹرز ان کو بھی بلا لیتے ہیں اور جو ڈیپارٹمنٹ ہے، جیسے آپ نے فارسٹ کی بات کی، انہوں نے بھی

گراؤنڈز اپنے بند کئے ہوئے ہیں، بلا کے اور یہاں ہم پورے صوبے کے لئے ایک پالیسی بناتے ہیں کہ یہ سارے گراؤنڈز جو ہیں جہاں جہاں بھی ہیں اس صوبے میں، چونکہ بچوں کے لئے یہ Facility ہونی چاہئیے اور جب گراؤنڈز موجود ہیں تو بچے محلوں اور گلیوں میں کھیل رہے ہیں اور یہ کوئی اس کا جواز نہیں بنتا So, we will take up this matter in the meeting اور نوٹ کر لیں جی، بہت جلد یہ میٹنگ بلا لیں اور اس میں مؤوز جو ہیں یہ بھی آجائیں۔

<u>وزیر مواصلات</u>: جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ کا بھی، آپ توظاہر بات ہے اسی ضلع سے آپ کا تعلق ہے، میں ایک بات اور آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جوکرکٹ گراؤنڈ ہے نواں شہر میں، وہاں پہ آپ ہی نے غالباً ایک جو ہے وہ In door سپورٹس کمپلیکس منظور کروایا تھا جس کے لئے 30 یا 35 کروڑ روپیہ پچھلے دور میں منظور ہوا تھا، ابھی تک اس کے اوپر کام نہیں شروع ہوا، ذرا مجھے یہ منسٹر صاحب بتا دیں کہ اس کی کیا پوزیشن ہے؟ اگر ایبٹ آباد میں جگہ نہیں ہے سپیکر صاحب، آپ کے پاس تو میں آپ کو فری زمین حویلیاں میں دینا چاہتا ہوں، آپ مجھے دے دیں، میں حویلیاں میں اس کو تاکہ یہ شروع کرا سکوں تاکہ بچوں کو، دوسری ایک اور چیز سپیکر صاحب، میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایبٹ آباد بورڈ نے بھی ایک In door سپورٹس کمپلیکس کی منظوری دی تھی جس کے

لئے غالباً 24 کروڑ روپیہ انہوں نے منظور کیا تھا، اس کی بھی مجھے پوزیشن بتائی جائے کہ وہ کس پوزیشن میں ہے اور کیوں نہیں اس کے اوپر کام شروع ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: ان دونوں کی پوزیشن میں آپ کو بعد میں بتا دوں گا، یہ ہو رہے ہیں، جگہ دونوں کے لئے کر رہے ہیں، ہم ایبٹ آباد میں۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور ختم۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1915 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر کھیل ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ عجائب گھر و امور نوجوانان ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے اندر قیمتی نوادرات اور تاریخی مقامات موجود ہیں جس کے ذریعے سے ٹورازم کو فروغ دیا جا سکتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ان جگہوں کو Develop کرنے اور ٹورسٹس کو Attract کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ﷴ عاطف (سینیئر وزیر برائے کھیل ثقافت، سیاحت و آثارقدیمہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ اثارقدیمہ نے ان جگہوں میں کافی حد تک کام کیا ہے، ان جگہوں میں بہت سی جگہوں کو ڈیویلپ کیا ہے اور ٹورسٹس کے لئے کھول دیا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ اثار قدیمہ کے اپنے دو پراجیکٹس ہیں:

1. Preservation/Conservation and Improvement of 91 Devolved Archaeological Sites in Khyber Pakhtunkhwa.

2. Preservation/Conservation and Documentation of Cultural Heritage and Archaeological Assets in Merged Areas.

ان پراجیکٹس میں صوبے کے تاریخی مقامات کو Further develop کریں گے۔

1922 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری و نجی میڈیکل کالجوں میں پی ایم ڈی سی سے منظور شدہ نشستوں سے زیادہ داخلے دیئے جاتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زائد نشستوں پر اکثر کم نمبر طلباء و طالبات کو داخلے دیئے جاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو امسال تمام سرکاری و نجی میڈیکل کالجوں میں دیئے گئے داخلوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان کالجوں کو کتنے داخلوں کی منظوری دی گئی تھی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) یہ بات درست نہیں ہے کہ سرکاری و نجی میڈیکل کالجوں میں داخلے پی ایم ڈی سی سے منظور شدہ نشستوں سے زیادہ دئیے جاتے ہیں۔

(ب) یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ کم نمبر والے طلباء و طالبات کو داخلے دیئے جاتے ہیں۔

(ج) اس سلسلے میں 2018-19 میں تمام سرکاری و نجی میڈیکل کالجوں میں داخلوں اور مختص شدہ سیٹوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: Leave applications : جناب عبدالکریم خان صاحب، اسپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر 12 سے 15 تاریخ؛ لیاقت خان صاحب، منسٹر ایریگیشن آج کے لئے؛ تاج محمدؐ خان صاحب، 12 سے 26 جولائی کے لئے؛ بابر سلیم خان سواتی صاحب، آج کے لئے؛ سلطان محمدؐ خان صاحب، آج کے لئے؛ ڈاکٹر امجد علی خان، آج کے لئے؛ سردار محمدؐ یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین، ایم پی اے، آج کے لئے؛ اکرام اللہ غازی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محمدؐ نعیم خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عنایت اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب پختون یار خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ لیاقت علی خان، ایم پی اے آج، کے لئے؛ جناب ریاض خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ افتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ فیصل امین گنڈا پور صاحب، آج کے لئے؛ جناب محب اللہ وزیر صاحب، آج کے لئے؛ فخر جہان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: Leave granted.

میں گلگت بلتستان اسمبلی کا سٹاف جو ہے آج کے پی کے دورے پہ ہے اور اس وقت ہماری اسمبلی گیلری میں موجود ہیں میں انہیں خیبر پختونخوا اسمبلی آمد پر تہہ دل سے اپنی جانب سے اور تمام ایوان کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکرم خان درانی صاحب، پھر پریویلج موشنز لے لیتے ہیں۔

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):
جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ جناب، ایک اہم مسئلہ جو کہ یہاں پر اس ہاؤس میں ہم نے پیش کیا تھا اور آپ کی اور منسٹر صاحبان کی مہربانی سے بلین ٹری سونامی پہ ایک کمیشن بنا اور شوکت یوسفزئی صاحب چونکہ ہمارے اس کمیشن کے سربراہ ہیں بلین ٹری سونامی کے، تو ہماری ایک میٹنگ ہوئی اور اس میٹنگ میں ہم نے فیصلہ بھی کیا کہ پہلے ہم وزٹ بنوں سے کرینگے لیکن بدقسمتی سے پھر ہمارے منسٹر صاحب بھی نہ آئے، میں وہ پرانی باتیں نہیں دھرانا چاہتا اور پھر یہ بہانہ بنا کر کہ سٹینڈنگ کمٹیوں سے Resign دیا ہے، ابھی تو وہ Resign بھی واپس لئے گئے ہیں آپ کی ریکویسٹ پہ اور سٹینڈنگ کمٹیاں بھی بحال ہیں، تو چونکہ میں ریکویسٹ کروں گا شوکت یوسفزئی صاحب سے کہ وہ اسی ہفتے میں ایک ضروری میٹنگ بلائیں، وہی جو اس کی سربراہی میں ہو کہ ہم Next جو اضلاع ہیں اس کی وزٹ بھی کر لیں اور ہمارے پاس جو مواد مکمل آئے ہیں، اس مٹینگ میں ہم اس کو آپس میں ڈسکس بھی کریں اور مزید تاخیر جو ہے اگر رہی تو میرے خیال میں رہی سہی جنگل جو ہیں اس کو بھی آگ لگ جائے گی اور کوئی جنگل اس صوبے میں باقی نہیں رہے گا۔ چونکہ ہم ہر تیسرے دن ایک جگہ پہ دیکھتے ہیں کہ جنگل کو آگ لگائی گئی ہے اور یہ مسئلہ جتنا طول پکڑے گا اتنے ہی ہمارے جنگلات جو ہیں وہ جلتے رہیں گے تو پھر میری گزارش ہے کہ ان سب جتنے بھی گورنمنٹ کے ممبران

ہیں، اپوزیشن کے ممبران ہیں، ان کو بلائیں اور فوری طور پہ ایک تاریخ رکھ دیں کہ ہم دوبارہ اس کو فعال بنائیں نئے اضلاع کا ہم چناؤ بھی کریں اور ہمارے پاس ایسی رپورٹیں آئی ہیں جی، اس دن الائی بٹگرام سے یہاں پر کافی بچے آئے تھے، ان کو چھ چھ مہینے کی تنخواہیں نہیں ملی ہیں اور باقی اضلاع سے بھی عجیب عجیب سی رپورٹیں آئی ہیں، سوات سے بھی آئی ہے، ڈی آئی خان سے بھی آئی ہے، پشاور سے بھی، صوابی سے بھی، تو اس پہ میں تھوڑا سا آپ کی شفقت اور آپ کی مہربانی کہ آپ شوکت یوسفزئی صاحب کو متوجہ کریں اور ابھی ہاؤس میں مجھے Date announce کر لیں اور میٹنگ بھی بلائیں کہ میں انشاءاللہ جلد ہی اس پہ میٹنگ بلاؤں گا اور میں نے پھر ایک اور بھی گزارش کی تھی کہ چونکہ آج تو خوشدل خان صاحب کے سوال میں بی آر ٹی کے حوالے سے بڑی اہم باتیں سامنے آئی ہیں، جو کوئسچن ہے، تو میرے خیال میں اس کو بھی آپ اگر کمیشن بناتے ہیں، ڈسکشن کرتے ہیں، پورے ملک میں بدنامی ہو رہی ہے اس صوبے کی کہ بی آر ٹی جو ہے، ابھی میں اسلام آباد میں تھا دو چار پانچ دن کہ دوبارہ ایک بڑا لوہا یا چادر گر گئی ہے، اس کی گاڑی کو تو میرے خیال میں خراب کیا ہے لیکن بندہ بچ گیا ہے، تو جب ہوا آتی ہے تو پھر ساری چادریں اڑ جاتی ہیں اور جب گاڑیاں جاتی ہیں تو روڈ تنگ ہے اس میں جا نہیں سکتیں، تو یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے اور یہ بھی گورنمنٹ ہمیں بتا دے کہ اس کی Completion کب ہوگی؟ اس کی Completion، پشاور

کے لوگ بھی بڑے عذاب میں ہیں، تو یہ دو مسئلے جی پلیز گورنمنٹ اس کو توجہ دے اور اس پہ اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لیں اور سارے صوبے کی عوام اور پورے ملک کی عوام کو بھی اس پہ اعتماد میں لیں۔ تھینک یو جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس صوبے کو اور Specially اگر کوئی تحفہ ملا ہے تو یہ دو چیزوں کا ملا ہے، ایک بلین ٹری سونامی اور ایک بی آرٹی، بدقسمتی سے اس کو جان بوجھ کر متنازع اس لئے بنایا جا رہا ہے کہ میرے خیال سے میرے جو محترم ہیں، یہ وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں، میں ایک چیز یاد دلاؤں کہ اگر یہ جو جیل پل تھا ہمارا، یہ میرے خیال سے آدھا کلومیٹر بھی نہیں تھا اور یہ ایم ایم اے کے دور میں شروع ہوا، پھر پانچ سال اے این پی کا دور ختم ہوا، وہ آدھا کلومیٹر 2013 میں ہم نے آکے اس کو مکمل کیا۔ یہ جو بی آر ٹی ہے جناب سپیکر، یہ 13 کلو میٹر اس کے اندر بریج ہے، Elevated ہے، اس کے اندر Underpasses ہیں اور یہ جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ اس میں کرپشن ہو رہی ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ جی ایک کرب تک پہنچ چکا ہے، میں On the floor of the House چیلنج کرتا ہوں، آج سے سات سال پہلے لاہور کی بی آر ٹی بنی ہے، چالیس ارب کی اور وہ بھی ستائیس کلومیٹر ہے اور یہ ستائیس کلومیٹر 29 ارب کی بن رہی ہے، جو کہتے ہیں کہ

ڈالر بہت اوپر چلا گیا ہے، تو ہم تو ان کے ساتھ بالکل مذاکرات کرتے ہیں، مذاکرہ کرتے ہیں، ہر قسم کی، ایک ایک چیز کے لئے تیار ہوں، یہ کہتے ہیں کہ کرپشن ہوئی ہے، مجھے ایک چیز کی بتا دیں، یہ ابھی چل رہا ہے، ابھی مکمل نہیں ہوا ہے، صرف اس منصوبے کو متنازع بنانے کے لئے بار بار کہا جا رہا ہے، اس میں کرپشن ہو رہی ہے، اس میں کرپشن ہو رہی ہے، 29 ارب کا پراجیکٹ ہے، 70 ارب تک پہنچا رہا ہے، کوئی ایک کھرب تک پہنچا رہا ہے، بنا ہم رہے ہیں اور پیسہ دے رہا اے ڈی بی اور Execute کر رہا ہے پی ڈی اے اور لاگت یہ بتا رہے ہیں، تو جناب سپیکر، یہ اسمبلی ہے، یہاں پہ ہم اگر عوام کو اسی طرح گمراہ کرتے رہیں گے، ان کو بتاتے رہیں گے کہ جی یہ کرپشن ہو رہی ہے، وہ کرپشن ہو رہی ہے تو اس سے بات نہیں بنے گی، جنہوں نے کرپشن کی ان کو حساب دینا ہو گا، ہم اگر ہماری ایک مدت پوری ہوگئی ہے، ہم نے کرپشن کی ہے، آپ ہمیں پکڑیں، آج بھی میں چیلنج کرتا ہوں، اگر ہمارے کسی وزیر کے خلاف یا کسی بھی پراجیکٹ کے خلاف کوئی بھی ایشو ہے تو عدالتیں کھلی ہیں، عدالتونمیں چلا جائے، یہ بار بار میرے خیال سے وقت ضائع کرنے کی باتیں ہیں، آپ کو یاد ہے جب ایجنڈا بن رہا تھا، دس نکاتی ایجنڈا بنا تھا تو دس نکاتی ایجنڈے میں اس لئے بلایا جا رہا تھا اجلاس کہ جی بی آر ٹی میں کرپشن ہوئی ہے، تو جب ایجنڈے پہ ہم آتے رہے ہیں، ایک ایک نکتہ تو Last بی آر ٹی پہ آگئی، ہم نے کہا جی اب اجلاس بی آر ٹی

کے لئے بلا رہے ہیں اور نکتہ اس کو دسویں نمبر پر رکھ رہے ہیں، تو اس بی آر ٹی پہ بات ہی نہیں ہوئی تو میرے خیال سے اگر ہم صرف بی آر ٹی، بی آر ٹی کھیلتے رہیں گے، تو بی آر ٹی بن چکی ہے، اٹک سے باہر لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا ہے، وہ یہاں کہتے ہیں جی یہاں تو کچھ ہوا ہی نہیں ہے، میرے خیال سے اگر اس پشاور کو کسی نے اتنی بڑی Investment دی ہے تو وہ صرف پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے، یہ ایک بہت بڑا تحفہ ہے، باقی بلین ٹری سونامی کے حوالے سے اگر درانی صاحب نے بات کی، دیکھیں اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ آپ کوئی بھی چیز ہمیں بتا دیں ہم اس کے لئے حاضر ہیں لیکن بدقسمتی سے جو انہوں نے Date fix کی، اس کے بعد اسی اسمبلی میں انہوں نے کہا کہ ہم تمام کمیٹیوں سے مستعفی ہو گئے ہیں، ہم یہ سمجھے کہ تمام کمیٹیوں سے مستعفی ہو گئے ہیں، بات ختم ہو گئی، اس کے بعد یہ اکیلے چلے گئے، اس دن صبح میں نے ان سے کہا، مجھے جب فون آیا تو میں نے ان سے کہا کہ خیر ہے ایک دو دن لیٹ کر لیں، ہمیں تو یہ پتہ تھا کہ آپ ان کمیٹیوں سے استعفٰی دے چکے ہیں لیکن جن کمیٹیوں سے آپ کے مفادات وابسطہ ہوں یا حکومت کی بدنامی ہو اس میں آپ کہتے ہیں، نہیں ہم ہیں، تو یہ سب ہمیں تو نہیں پتہ تھا، تو یہ اگر آ پ کرنا چاہتے تھے، یہ ایک مدت کے لئے وہ کمیٹی بنی تھی جناب سپیکر، وہ ٹائم پورا ہو چکا ہے، اگر اور کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو یہ اس ایوان سے آپ اجازت لے لیں، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں

ہے کیونکہ ہم کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتے، آپ کے پاس کوئی چیز ہے، میڈیا حاضر ہے، عدالت حاضر ہے، اگر ہم نہیں سننا چاہتے تو میڈیا تو سن سکتا ہے ناں، عدالتیں سن سکتی ہیں آپ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اگر میڈیا آپ کا ساتھ نہ دے، آپ کے غلط کام پہ، تو آپ کہتے ہیں جی میڈیا خریدا ہوا ہے، اگر عدالت آپ کے حق میں فیصلہ نہ کرے آپ کہتے ہیں عدالتیں بکی ہوئی ہیں، اس طرح اداروں کو ہم بار بار کیسے ٹارگٹ کر رہے ہیں؟ اس ملک کے اندر جتنی کرپشن ہوئی ہے، جتنی چوری ہوئی ہے جناب سپیکر، پہلا موقع ہے اپنے لوگوں کو بھی ہم نے پکڑا ہے اور جنہوں نے کرپشن کی ہے، ان کو بھی پکڑیں گے انشاءاللہ، تو اس میں میرے خیال سے باہمی سپورٹ کریں، یہ پاکستان ہم سب کا ہے، آج ہم یہاں کھڑے ہو کے کہتے ہیں مہنگائی ہے، تو مہنگائی کیوں ہے؟ سب کو نہیں پتہ ہے، مہنگائی کیوں ہے؟ چھ ہزار ارب روپے چھ ہزار ارب کا ہم پہ قرضہ تھا، دس سالوں میں پانچ سال پیپلز پارٹی پانچ سال مسلم لیگ نون کی حکومت، تیس ہزار ارب پہ پہنچی ہے، تو ہمیں کہتا ہے ہم نے موٹر وے بنایا جناب سپیکر، چوبیس ہزار ارب پہ کوئی موٹر وے بنتا ہے، ہم نے بھی موٹر وے بنایا ہے یہاں، پہ تو یہ چیزیں یہا ں پہ صرف پوائنٹ سکورنگ نہ کی جائے، ہمیں دلائل کے ساتھ بات کی جائے، ہم نے کرپشن کی ہے، ہمیں بتائیں کہ آپ نے کرپشن کی ہے، کونسی جگہ پہ کی ہے؟ وہ بھی بتا دیں، ہم حاضر ہونگے، جس نے بھی کرپشن کی ہے، ہم آپ کے سامنے لا کھڑا کرینگے،

عوام کے سامنے لا کھڑا کرینگے، عدالتیں موجود ہیں، میرے خیال سے یہ جو تیرا کہ جی ہم احتجاج کے لئے نکل رہے ہیں کس چیز کے لئے احتجاج کیا ہوا ہے پاکستان کے اندر؟ کبھی کہتے ہیں Senate کے Chairman کو ہٹا تے ہیں بھائی اس نے کیا کیا ہے کوئی ایک چیز تو بتا دیں نا جس وقت وہ منتخب ہوا تھا تو جناب سپیکر، پیپلز پارٹی کے لوگوں نے کہا تھا کہ جیالا منتخب ہوا ہے اور آج اس کا قصور بتا دیں، کوئی قصور تو بتا دیں نا کہ جی اب یہ ہماری اکثریت ثابت ہوئی، کیا آپ کو اکثریت کا پہلے نہیں پتا تھا؟ تو یہ جناب، آپ کہتے ہیں کہ جی پیپلز پارٹی اور نون لیگ کا اتحاد ہوا ہے، اس لئے اب ہم ان کو ہٹانا چاہتے ہیں، آپ کے، یہ آپ تو کہہ رہے تھے کہ بلوچستان چھوٹا صوبہ ہے، ہم اس کو آگے لانا چاہتے ہیں، آج اسی بلوچستان کا گلہ گونٹا جا رہا ہے جناب سپیکر، انہی کو احساس دلایا جا رہا ہے کہ آپ چھوٹے ہیں، ہم آپ کو کسی وقت بھی ہٹا سکتے ہیں، میرے خیال سے یہ پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کرنے والے، جمہوریت کی بات کرنے والے آج جس انداز سے سینٹ کو ٹارگٹ کر رہے ہیں، یہ وہ سینٹ ہے جس میں چاروں صوبوں کی جناب سپیکر، یکساں نمائندگی ہوتی ہے، اس میں کبھی ایسا کام نہیں ہوا جو آج ہو رہا ہے، صرف اس بنیاد پہ کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنی اپنی جمہوریت کی یہ شکل دکھانا چاہتے ہیں، یہ میں آپ جناب سپیکر، میں اکرم درانی صاحب وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں، میں بڑا احترام کرتا ہوں، حقیقتاً کرتا

ہوں اس لئے کہ یہ بڑے سینیئر پارلیمنٹیرن ہیں یہاں پہ اور میرا ان کے ساتھ تعلق اس زمانے سے ہے جب میں صحافی ہوتا تھا، تو ہمیں پینڈہ بھی کھلاتے تھے، تو آج کل یہ پینڈہ دعوت بھی نہیں دیتے ہیں لیکن میں آپ کو جناب سپیکر، یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جس چیز کی ڈیمانڈ کریں، پارلیمنٹ کے اندر آئیں کیونکہ کمیٹی ختم ہو چکی ہے اس کا Tenure ختم ہو چکا ہے، یہ جب یہ دوبارہ کرنا چاہتے ہیں کوئسچن Put کریں ہاؤس میں، ہاؤس اجازت دیتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: پریویلج موشنز ہیں کچھ ممبران کی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، میں اس کا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: وہ ایجنڈا رہ جائے گا، اب جو ہے پھر، ایسا کرتے ہیں درانی صاحب، ایک دو پریویلجز لے لیں، پریویلج، یہ شگفتہ ملک صاحبہ، پھر آپ کا رہ جائے گا ایجنڈا پھر آپ دونوں کے ہیں پریویلجز، چلیں آپ مختصر بات کر لیں، درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب تو ہمارے صحافی بھی ہیں اور صحافت کا قلم دان جو ہے یہ صحیح چلتا ہے اور مجھے اس سے یہ توقع نہیں تھی کہ اس میں کوئی ٹائم فریم نہیں تھا اس بلین ٹری میں، اگر چوبیس اضلاع کو آپ دیکھیں گے تو اس میں تو دو چار سال لگیں گے، آج اس کی باتیں میں سن کہ مجھے حیرت ہوگئی کہ اس کی تو میعاد بھی ختم ہوگئی ہے اور ہم ابھی مزید جو ہے نا کسی دوسرے ضلع میں

جانے کے لئے تیا ر بھی نہیں ہیں، میں تو صرف ایک ضلع میں جو چیز میں نے بتائی ہے وہ تباہی ہے ایک دو ضلعوں میں تو شوکت یوسفزئی صاحب، اگر آپ اس طرح کمیشن بناتے ہیں اور پھر اس سے بھاگتے ہیں، بھاگنے ہم نہیں دینگے آپ کو، میں آپ کو صاف کہہ رہا ہوں یہ اسمبلی، یہ اسمبلی رولز کے تحت چلے گی، اس اسمبلی میں کمیشن ہوا ہے، یہ کمیشن اس طرح کوئی واپس نہیں لے سکتا اور اگر یہ بالکل ممکن ہے، مجھے یہ بھی بتایا جو پتہ چلا تھا کہ ان کے کپتان صاحب کو کہا تھا کہ آپ لوگوں نے اس کو بنایا کیوں ہے؟ آپ نے اس کو متنازع کیا، اگر یہ اس طرح ٹھیک تھا تو جو سونامی کا صاحب تھا، اس کو ابھی کیوں تبدیل کیا گیا ہے اور کیوں جل رہے ہیں آپ کے جنگل؟ میں آپ کو، میں آپ کو جناب سپیکر صاحب، ایک واضح بات کرنا چاہتا ہوں، شوکت یوسفزئی صاحب میرے برخوردار ہیں لیکن یہ کمیشن جس انداز سے وہ بات کر رہے ہیں، ہم یہ نہیں مان رہے ہیں، آپ وہ ماحول دوبارہ نہ بنائیں جو آپ نے محنت کر کے آپ نے گھر میں اس کو دوبارہ بحال کیا، ایک تو آپ رولنگ دے دیں کہ یہ کمیشن بحال ہے اور اس کو شوکت یوسفزئی صاحب کی Statement پہ کوئی ختم نہیں کر سکتا کہ یہ اٹھے اور اس کو Statement دیں، یہ اس اسمبلی نے بنایا ہے یہ کمیشن اور میں تو اسے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ واقعی بی آر ٹی پہ ہے، آپ نے آخری چھ مہینے میں 335 یو ایس ڈالر یہاں پر Loan لیا ہے اور اس پہ آپ 21 ارب پھر سود دینگے اور آپ کی بی آر ٹی کا تو حال یہ

ہے کہ پرسوں ایک نائی نے اس میں دکان بنایا تھا اور حجامت کر رہا تھا وہاں پر، آپ کو علم بھی نہیں تھا کہ آپ کی بی آر ٹی میں وہاں پہ حجام بیٹھے ہیں اور وہاں پہ لوگوں کے شیو کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر جب ٹی وی پہ آگیا تو وہاں پر تو ایک عجیب سی بات بن گئی ہے، بڑے ادب کے ساتھ ہم کہ یہ کسی ایک حکومت کا نہیں، یہ اس صوبے کا مسئلہ ہے، بلین ٹری پہ بھی ہم اگر یہ آج کہتا ہے کہ میں کمیشن سے روگردانی کرتا ہوں، مجھے آپ نے رولنگ دینی ہے، یہ آپ نے ادھر بنایا تھا اور نوٹیفیکشن جو ہے اسمبلی نے کیا تھا، اس میں کب لکھا ہے کہ ٹائم فریم یہ ہوگا، ایک مہینہ ہے دو مہینے ہیں، یہ تو پوری چھان بین ہے، تو مسئلے جی آپ اس طر ح نہ لیں اور خدارا اگر یہ واقعی بی آر ٹی پہ کمیشن بنا دیں نا، آپ کیوں اس کو چھپا رہے ہیں؟ تو ایک چار ممبرز ہم آجائیں گے، چار ممبرز آپ دے دیں، بی آر ٹی کا پورا ریکارڈ ہم چیک کر لینگے جتنے یہاں پر پارلیمانی لیڈر ہیں وہ میں دے دونگا اور آپ بھی دے دیں کہ بی آر ٹی کا مسئلہ بھی ابھی مزید جو ہے گھمبیر ہے لیکن یہ دو مسئلے ہیں، اس پہ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ ایک تو جو کمیشن بنا ہے، اگر آپ کمیشن بناتے ہیں اور منسٹر اس طرح اس کو ختم کرتا ہے تو اس اسمبلی کی کوئی اوقات نہیں ہے، اور دوسرا بی آر ٹی پہ بھی ان شاء اللہ ہم خود ابھی جائیں گے تحقیقات بھی کریں گے اور اس کے لئے ہم اپوزیشن کا ایک کمیشن بنائیں گے جس کو پورا دیکھیں گے

اور جناب سپیکر، ایک اہم مسئلہ سینٹ کے چیئرمین کی بات ہوئی، سینٹ کا چیئرمین ایک جمہوری عمل ہے، وہاں پر اس کے پاس اعداد پورے نہیں ہیں، اپوزیشن کے جو سینیٹرز ہیں وہ ہیں 67 اور گورنمنٹ کے ساتھ جو اتحادی ہیں وہ ہے 36، ابھی آپ دیکھیں 31 ممبرز زیادہ ہیں سینیٹرز، وہ 31 ممبر کہہ رہے ہیں کہ یہ سینیٹرز ہمیں قبول نہیں ہیں اور ابھی چونکہ اس کے خلاف عدم اعتماد بھی پیش کیا گئی ہے تو وہ بھی ہم زبردستی سے تو نہیں کر وا رہے ہیں لیکن وہی تحریک انصاف ابھی ممبران اسمبلی کو خرید رہی ہے جو پہلے وہ کہتے تھے چانگا مانگا کی باتیں کر رہے تھے ابھی 31 ممبروں کا فرق ہے اور سینٹ چئیرمین وزیر اعظم بلاتا ہے کہ ڈٹے رہو میں آپ کے ساتھ ہوں حکومت آپ کے ساتھ ہے یہ ہے وہ جمہوریت جس کے دعوے ہو رہے تھے، یہ تو وہ جمہوریت پھر نہیں ہے، یہ تو میں آپ کو بتا دوں جناب، برا نا مانیں، یہ جمہوری حکومت نہیں ہے، ابھی سول مارشل لاء ہے اور آج جو کوئسچن آیا تھا خوشدل خان کا، اس کا جواب نہ آپ کے پاس ہے نہ آپ کے وزیر کے پاس ہے کہ وہاں پر کور ہیڈکوارٹر کس طرح فنڈ کی تقسیم کر رہا ہے؟ تو پھر آپ لوگ عملاً مان جائیں کہ یہ سول مارشل لاء ہے، جمہوری حکومت نہیں ہے لیکن ادب کے ساتھ میں آج دوبارہ اس مسئلے کو کہ یہ بی آر ٹی پہ جو بات شوکت یوسفزئی صاحب نے کی ہے، وہ میرے اس میں نہیں کچھ اور باتیں بھی آج خاص کر سامنے آئی ہیں لیکن اس کو میں نہیں چھیڑنا چاہتا جو کہ نئی تازہ

کچھ باتیں آئیں ہیں لیکن یہ مسئلہ جو ہے میں آپ کی رولنگ چاہونگا جو اس نے جواب دیا کہ اس کا آپ مجھے کیا فرماتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر، اکرم درانی صاحب ماشاء اللہ Seasoned politician ہیں اور ان کا جواب زبردست، میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ پہلی بات تو یہ کہ جو کمیٹی بنی تھی یا کمیشن بنا تھا، اس کا ایک ٹائم فریم تھا اور جب ٹائم فریم نہیں دیا جاتا تو پھر اس کا پیریڈ تقریباً ایک مہینے تک ہوتا ہے، آپ رولز بھی دیکھ لیں شاید، اس پہ میں نہیں جانا چاہتا وہ تو خیر آپ کا وہ ہے لیکن ایک چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بار بار بی آر ٹی کی بات کر رہے ہیں، بی آر ٹی کو مکمل نہیں ہوئی ہے بی آر ٹی اگر مکمل ہو جاتی ہے، اس کے بعد آپ جو بھی مرضی آپ اس میں خامیاں نکالیں لیکن جناب سپیکر، 29 ارب کا منصوبہ ہے اور یہاں پہ تنقید کر رہے ہیں بار بار کہ جی یہ منصوبہ مکمل نہیں کر سکے، مجھے یہ ایک سال اور ڈیڑھ سال کو بھی چھوڑیں، یہ مجھے بتا دیں کہ ان کا کونسا ایسا منصوبہ ہے جو پندرہ ارب سے زیادہ ہو، انہوں نے دو سال میں مکمل کر لیا ہو، ہمارے پاس تو ہے نا جناب سپیکر، 34 ارب کامنصوبہ موٹر وے سوات ہم نے مکمل کیا ہے، دو سالوں میں وہ کھل چکا ہے اور ان شاء اللہ میں یقین دلاتا ہوں اپنے محترم کو کہ 270 کلومیٹر سردرن موٹر وے وہ بھی ان شاء اللہ ہم بنا رہے ہیں اور آپ کے لئے بنا رہے ہیں، آپ کے ایریا کے لئے بنا رہے

ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ہمیں توفیق دے گا اور یہ بنے گا جناب سپیکر، اور باقی سینیٹ الیکشن میں وہ سینیٹ جانے ان کا کام جانے لیکن میں ایک چیز تھوڑی سی عرض کرتا ہوں، آپ کے ساتھ تھوڑا کیونکہ میں ان کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پیپلز پارٹی کے چار سے پانچ ایم پی ایز تھے پچھلے سال لیکن انہوں نے دو سینیٹ کی سیٹیں جیتی ہیں جناب سپیکر، تو مجھے کوئی بتا سکتا ہے کہ وہ جو باقی ووٹ ڈالنے والے تھے وہ ان کے کہاں سے خیر خواہ آئے تھے، ان خیر خواہوں کے نام بتا سکتے ہیں؟ ہمیں اسی طرح ہاں، اس وقت یہ کہہ رہے تھے کہ جی یہ ان کی اپنی مرضی ہے آج بھی اگر کوئی اپنی مرضی سے کیونکہ سنجرانی صاحب، سنجرانی صاحب جو ہے بڑی اس کی سارے عزت کر رہے ہیں اور وہ کچھ عرصے تک سینیٹ کے چیئرمین رہ چکے ہیں، لوگ ان کی عزت کر رہے ہیں، ہو سکتا ہے ان کی عزت کی وجہ سے ووٹ دے دیں ان کو کیونکہ ان کا کوئی وہ ہے تو نہیں، یہ تو صرف یہ بتا رہے ہیں کہ پہلے ہمارا اتحاد نہیں تھا اب اتحاد ہے، اس لئے ہم Change کر رہے ہیں، بہت سارے ایسے باضمیر لوگ ہونگے جناب سپیکر، جو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو ووٹ دینگے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میں ایجنڈے پہ واپس آتا ہوں پریویلج موشنز، آئٹم نمبر 5 وہ ذرامیں پینڈنگ کرتا ہوں، رولنگ میں دو چیزیں کر کے اس طرف آتا ہوں، ہاں میں واپس آتا ہوں، میں ذرا ڈیٹیل دیتا ہوں-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں ایک منٹ بات کرتی ہوں۔
جناب سپیکر: پھر پتہ ہے یہ ڈیڑھ بجے نماز بھی ہے اور یہ پریویلج لوگوں کا رہ جائے گا، لیں ایک منٹ لے لیں، بی بی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جس طریقے سے شوکت یوسفزئی نے ایک تو جیالے کی بات کی ہے تو جیالہ تو وہ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ وہ جیالہ ہے، ڈپٹی چیئرمین صاحب جو ہیں وہ بالکل جیالے ہیں، وہ پاکستان پیپلز پارٹی سے ان کا تعلق ہے، دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر، انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے دو سینیٹرز پانچ لوگوں پہ کیسے بنائے؟ For your kind information ہمارا اتحاد تھا، جے یو آئی (ف) کے ساتھ ہمارا تحاد تھا، اے این پی کے ساتھ اور ہمارا اتحاد تھا نون لیگ کے ساتھ، تو ہمارے جتنے بھی لوگوں نے، اس وقت کاؤنٹ کر لیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ یہ اتحاد کی صورت میں یہ دو سینیٹرز آئے تھے تو آپ جس طریقے سے سب سے پہلے تو میں آپ سے مٹھائی بھی مانگنا چاہتی ہوں کہ 80 لاکھ روپے کی گاڑی آپ کو دی گئی ہے جو کہ سادگی کے دعوے کرتے ہیں (تالیاں) وہی بات کر رہی ہوں نا کہ آپ نے رولز/ریگولیشنز کو Violate کر کے آپ نے 2800 CC کی گاڑی لی ہے۔ دوسری بات۔۔۔۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Thank you, thank you. Mis Shagufta Malik, MPA, to please move her prevelage motion No. 25, in the House, Mis Shagufta Malik, MPA, Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہم تمام

ممبران اسمبلی عوامی نمائندگان ہیں اور عوام کے مسائل کے حل اور ان کی بنیادی حقوق کا تحفظ ہماری اولین ذمہ داری ہے، چونکہ عوامی مسائل کے لئے ہمیں مجبوراً افسران کے ساتھ رابطہ کرنا پڑتا ہے، گزشتہ دنوں میں نے محکمہ بلدیات کے ایک مسئلے کے لئے بلدیات کے سیکرٹری ظاہر شاہ کے ساتھ 19 مئی کو رابطہ کیا لیکن اس دن کوئی Response نہیں ملا، پھر میں نے 20 مئی کو دوبارہ کال کی، میرا نمبر ہونے کے باوجود فون Attend نہیں کیا، پھر میں نے ان کو میسج کیا اور دوبارہ کال کی لیکن انہوں نے پھر بھی فون نہیں اٹھایا، میں نے ان کے آفس کال کی تو انہوں نے بات کی ذہمت گوارا نہیں کی، پھر میں نے ان کے پی اے سے کہا کہ سیکرٹری صاحب جب بھی فارغ ہو جائیں تو ان کو ملا دیں، اس طرح میں مسلسل چار دن Continuously call کرتی رہی، جب میں نے چوتھے دن پی اے سے پوچھا کہ میں ایک ہفتے سے کال کر رہی ہوں آپ بات کیوں نہیں کروا رہے ہیں؟ تو جواب ملا کہ Daily میں ان کو آپ کا Message دیتا ہوں بلکہ Written بتاتا ہوں کہ ایم پی اے صاحبہ کال کر رہی ہیں لیکن ان کے باوجود وہ Ignore کرتے ہیں، سیکرٹری صاحب نے مجھے بتا یا ان کے جو پی اے ہیں جناب سپیکر صاحب، اس بات سے اندازہ لگائیں کہ اگر عوامی نمائندگان کا یہ حال ہے، اگر پارلیمنٹرینز کے ساتھ یہ رویہ ہے تو ان غریب لوگوں کا کیا حال ہے جو روزانہ صبح سے شام تک دفتروں کے چکر کاٹتے رہتے ہیں، لہذا سیکرٹری بلدیات ظاہر شاہ نے نہ صرف

میرا بلکہ اس پورے مقدس ایوان اور عوام کا استحقاق مجروح کیا ہے، لہذا مہربانی کر کے اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

Mr. Speaker: Shoukat Yousafzai Sahib, to respond please.

محترمہ شگفتہ ملک: میں تھوڑی سی بات کروں سر، مجھے.....

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے ساری، بڑی Detailed ہے۔ شوکت یوسفزئی صاحب، اس میں بڑی تفصیل ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، میری تو ساری ہمدردی اپنی آنریبل ممبر کے ساتھ ہے کیونکہ چاہے اپوزیشن ہو چاہے گورنمنٹ ہو، یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی بیوروکریٹ سے یا کسی آفیسر سے رابطہ کرنا چاہے اپنے عوامی مفاد کے لئے یا لوگوں کے لئے، تو میرے خیال سے یہ تو انتہائی نامناسب بات ہے، کوئی آفیسر جو ہے جواب نہ دیں، یہ اجازت نہ ہم دے سکتے ہیں نہ گورنمنٹ دے سکتی ہے، نہ یہ برداشت ہو سکتا ہے جناب سپیکر، اس وقت چونکہ وہ باہر ہے ملک سے باہر بھی ہے اور ان کے Written جواب مجھ تک آیا ہے، وہ یہ ہےکہ میں نے بعد میں کئی دفعہ Try کیا لیکن ان سے رابطہ نہیں ہو سکا ، پھر انہوں نے کہا کہ میں نے سردار حسین بابک صاحب سے رابطہ کیا جو ان کے پارلیمانی لیڈر ہیں اور ان کو تمام سیچویشن بتائی کہ ان کے فون آئے تھے لیکن میں Busy تھا اور میں اس وقت جواب نہیں دے سکا، میں رابطہ کر رہا ہوں لیکن رابطہ نہیں ہو پا رہا، اس کے بعد سردار حسین بابک صاحب نے ان کو کہا کہ خیر ہے کوئی بات نہیں، تو

یہ ان کا Written جواب ہے لیکن اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو ابھی جائیں گے جناب سپیکر، آپ جیسا یہاں پہ بلاتے ہیں ان کو یا جو بھی ہوتا ہے، کیونکہ یہ ایک مسئلہ نہیں ہے، یہ بہت سارے آفیسرز کے ساتھ یہ پرابلم آرہی ہے اور ہمارے ممبران کےساتھ آرہی ہے، تو میں تواس چیز کا قائل ہوں کہ جو تمام ممبرز ہیں ان کی حیثیت برابر ہے، یہ سارے عوامی نمائندے ہیں، سب ووٹ لے کر آتے ہیں، تو اگر کسی ممبر کے ساتھ کوئی بھی زیادتی ہوتی ہے اس لیول پہ ، اگر کوئی ناجائز کام ہو بیشک نہ کریں لیکن اگر جائز کام کے لئے بات بھی نہ سنیں تو یہ چیز میرے خیال سے جناب سپیکر، ناقابل برداشت ہے، میں بالکل ان کو سپورٹ کرتا ہوں، (شور) میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مطلب میری ہمدردی اس مسئلے پہ سب کے ساتھ میں اس میں کوئی نہ سیاست کرنا چاہتا ہوں، نہ کسی کو بچانا چاہتا ہوں لیکن وہ ہے نہیں اور ان کا Written، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔

(شور)

<u>اراکین</u>: کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں بھیج دیں بھیج دیں سر، آپ، بھیج دیں بھیج دیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, Yes or No?

<u>وزیر اطلاعات</u>: دیکھیں، ہم اگر اپنے اس ہاؤس کے اپنے ممبران کی عزت نہیں کروا سکے تو ہمارے لئے بڑا مشکل ہو جائے گا آج ہم یہاں ہیں کل ہم وہاں ہو سکتے ہیں، یہاں ہو سکتے ہیں لیکن میرے خیال سے آپ بھیج دیں، بالکل بھیج دیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: So, I put before the House, the privilege motion No. 25, privilege motion No. 25 referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes', those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the matter is referred to the Committee. Mr. Muhammad Abdul Salam, MPA to move his privilege motion No. 27, in the House. Mr. Abdul Salam.

جناب عبد السلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مورخہ 03-07-2019 کو بارہ بجے سے دو بجے تک پی سی ہوٹل پشاور میں ٹورزازم وزارت کی طرف سے ایک پروگرام میں مجھے جناب عاطف خان صاحب نے مدعو کیا تھا، پروگرام کے دوران جنید خان ایم ڈی ٹورزازم نے مجھے اپنی سیٹ سے اٹھنے کو کہا کہ آپ پیچھلی سیٹ پر بیٹھ جائیں اور یہاں پر میرے مہمان بیٹھیں گے۔ (شیم شیم کی آوازیں) چونکہ ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا، لہذا میں نے مصلحت سے کام لے کر وہاں سے اٹھ کر ہال سے نکل گیا، حالانکہ بحثیت ممبر مجلس قائمہ برائے سیاحت وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں، اس کے باوجود میں نے اپنا تعارف بھی کرایا لیکن موصوف بذد تھے اور اس نے اپنا مہمان میری جگہ پر بٹھایا۔ جناب سپیکر، موصوف کے اس عمل سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ اس پورے معرزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری اس ایوان سے درخواست ہے کہ میرے استحقاق کو مزید کارروائی کے لئے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلام صاحب، اگر اس کو میں.....

جناب عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب،.....

جناب سپیکر: سلام صاحب، ایک منٹ سلام صاحب، بات سنیں، چونکہ عاطف خان نہیں ہیں، اگر میں اس کو پینڈنگ رکھ لوں ان کے آنے تک۔

جناب عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، سلام صاحب۔

جناب عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب، میں اپنے منسٹر صاحبان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جب وہ اپنے پروگراموں میں مہمانوں کو مدعو کریں تو پھر اپنے مہمانوں کی عزت کا خیال بھی رکھیں نہ کہ سرکاری آفیسرز کے ذریعے بے عزتی کروائیں سر، یہ انسانیت، اخلاقیات اور پختون روایات کے اصولوں کے بالکل خلاف ہے اور اگر مہمانوں کی عزت نہیں کر سکتے تو مدعو نہ کیا کریں اپنے پروگراموں میں، جناب سپیکر، یہ سرکاری آفیسر ہمیں Facilitate کرنے کے لئے ہوتے ہیں نہ کہ ہم اس معزز ایوان کے عوامی نمائندوں کو ذلیل کرنے کے لئے، میں اس ایوان سے اپنے ان ساتھیوں کے Through آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس سرکاری آفیسرز اس کو Suspend کیا جائے اور اس (تالیاں) استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Janab Akbar Ayub Sahib, to respond please.

جناب اکبر ایوب (وزیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، حاجی صاحب کی جو Complaint ہے، وہ بالکل جائز Complaint ہے، شوکت صاحب نے بھی کہا ہے، ہم ان چیزوں کو کسی صورت Defend نہیں کریں گے لیکن میرے سینیئر منسٹر صاحب آج نہیں

ہیں، اسلام آباد میں میٹنگ میں ہے جناب سپیکر صاحب، حاجی صاحب بھی مردان سے Belong کرتے ہیں سینیئر منسٹر صاحب بھی مردان سے Belong کرتے ہیں، ان کو کچھ گلے بھی ہیں ان سے، انہوں نے یہ ریکویسٹ کی ہے، (شور) جناب سپیکر، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ سے ریکویسٹ کی جائے کہ اس Sitting Personally میں ڈیفر کر کے اگلے Sitting جب بھی ہو اس میں کر دیں، وہ Personally خود جواب دینا چاہتے ہیں، (شور) تو حاجی صاحب سے ریکویسٹ ہے، دو تین دن کی بات ہے، Monday کو Next sitting ہوگی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: سلام صاحب، Monday کو لے لیتے ہیں نا، سلام صاحب، Monday کو لے لیتے ہیں نا۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالسلام</u>: جناب سپیکر صاحب، میرا استحقاق عاطف خان صاحب سے نہیں ہے، میرا اس مغرور، میرا اس مغرور سرکاری آفیسر سے ہے سر، آپ رولنگ دے دیں، آپ رولنگ دے دیں سر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، ایک منٹ، ان کو دعوت دی تھی منسٹر صاحب نے اور وہ انہوں نے خود کہا ہے کہ میں Monday کو ہوں گا اور وہ پھر اگر Mondayتک ہم اس کو روک لیں، ڈیفر کر لیں، (شور) اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: جناب سپیکر، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، بیٹنی صاحب،

تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر ہم تو حاجی صاحب سے ریکویسٹ ہی کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ نہیں مانتے تو پھر جانے دیں سر۔

(Pandemonium)

Mr. Speaker: The privilege motion No. 27, referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it the matter is referred to the concerned Committee.

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Itam No. 6: Let me complete order of the day. Mnia Nisar Gul Sahib, adjurnament motion No. 83, in the House.

جناب سپیکر: اذان ہو رہی ہے۔

(جمعہ کی اذان)

جناب سپیکر: نماز ڈیڑھ بجے ہو گی۔ جی، میاں نثار گل صاحب۔

ایڈجرنمنٹ موشن

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، 13 جون بروز جمعرات سیکرٹری انرجی اینڈ پاور جو بمعہ اپنے محکمے کے کرک کا دورہ کیا جہاں پر انہوں نے انسٹی ٹیوٹ آف پٹرولیم ٹیکنالوجی کے لئے جگہ کا تعین کرنا تھا۔ جناب سپیکر، اس میں دو تحصیلوں کو تحصیل بانڈہ داؤد شاہ اور تحصیل کرک جو پیداواری تحصیل ہے، ان علاقوں کو دورے سے نظرانداز کیا گیا جس پر یہاں کے لوگوں کے شدید تحفظات ہیں، اس حوالے سے پیداوری علاقے کے مشران نے 16 جون بروز اتوار کو ایک گرینڈ جرگہ بھی منعقد کیا جس میں

تمام سیاسی پارٹیوں کے مشران نے شرکت کی اور باقاعدہ ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی، بطور حلقہ ایم پی اے مجھے خصوصی دعوت دی اور مجھے پشاور سے بلایا گیا۔ جناب سپیکر، ایک اہم مسئلہ ہے، میں اس پر ایک دو منٹ آپ کے لینا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، پورا ضلع کرک ہمارا ہے، اس میں یہ انسٹی ٹیوٹ جدھر بھی بنے، میں سابق پرائم منسٹر خاقان عباسی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ لگائے تھے، انہوں نے اس پٹرولیم انسٹی ٹیوٹ کا اعلان کیا، جناب سپیکر، دو تحصیلوں کو کہا جاتا ہے کہ ضلع کرک تیل اور گیس دے رہا ہے، میں وہی دو تحصیلوں کو تحصیل بانڈہ داؤد شاہ اور تحصیل کرک کو Represent کر رہا ہوں، جناب سپیکر، چاہئیے تو یہ تھا کہ ہمارے ایم پی ایز ہمارے، ایم این اے بیٹھ کے اور ہم ایک جگہ کا تعین کرتے، میں کوئی بھی تضاد نہیں بننا چاہتا لیکن ایک ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری اور بیورو کریٹ جا کر ایک دو جگہوں کو پسند کرتے ہیں اور جو پیداواری علاقہ ہے اس کو Ignore کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ پٹرولیم انسٹی ٹیوٹ جدھر بھی بنے لیکن جدھر میڈیکل کالج ہوتا ہے، ساتھ ساتھ اس کے نزدیک شیرپاؤ ہسپتال بھی ہوتا ہے، زندہ مثال ہے کہ جب شیرپاؤ ہسپتال نہیں تھا تو خیبر میڈیکل کالج کے سٹوڈنٹس ادھر لیڈی ریڈنگ پہ آیا کرتے تھے، ریفائنری نیشفا بلاک، نکوڑی بلاک، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ بیماری ہمارے اس پہ ہو اور انسٹی ٹیوٹ میں میرے پورے حلقے کو

نظرانداز کیا گیا ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس پہ ایک کمیٹی بنائیں، ہمارا کوئی تضاد نہیں ہے لیکن ہم اس پہ مل بیٹھ کے ایک فیصلہ کریں، نہ کہ انرجی اینڈ پاور کے سیکرٹری یا ایک دو بیورو کریٹس جا کر ایک دو جگہوں کو پسند کر لیں اور وہ کہیں کہ ہمیں بیس ہزار پہ کنال سستی مل رہی ہے اس لئے ہم یہ انسٹی ٹیوٹ ادھر بنا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، آج میری درخواست ہے کہ اس پہ ایک کمیٹی بن جائے۔

Mr. Speaker: Yousafzai Sahib, to respond please.

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر، میں اس پہ ایک دو منٹ لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب کو دو منٹ دے دیں، جی ظفر اعظم۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، نثار بھائی نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا، ہم دو ممبر ہیں ضلع کرک سے اور جس طرح ان کو اطلاع ملی تھی کہ اسی طرح مجھے بھی اطلاع نہیں ہوئی تھی، ڈیپارٹمنٹ گیا ہے اور وہاں پر مختلف جگہوں کا، یہ یقیناً میں اس کو رد کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ہی جگہ دیکھی ہے بلکہ مختلف جگہیں دیکھ کر کسی ایک جگہ پر آئے ہوئے ہیں جہاں پر یہ پٹرولیم انسٹی ٹیوٹ جو ہے اس کا مادر ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ ٹیکنیکل ایجوکیشن ہے، وہاں پر ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی ہے، کالج بھی ہے، کامرس کالج بھی ہے اور ساتھ اس کے انڈسٹریل سٹیٹ بھی ہے۔ نمبر دو بات یہ ہے کہ یہ برلب ہائی وے ہے جو کہ سارے جنوبی اضلاع کے سنٹر میں آتا ہے، یہ درس گاہ صرف کرک کے لئے نہیں بن رہی ہے گو کہ اعلان کرک میں ہوا ہے لیکن اس میں ففٹی

پرسنٹ آؤٹ آف کے پی کے لوگ داخلہ لیں گے اور ففٹی پرسنٹ وہ کے پی کے بچے داخلہ لیں گے۔ جناب والا! اس دن میں بھی کرک میں موجود تھا جب یہ گرینڈ جرگہ ہو رہا تھا، ہمارا قبیلہ ایک ہے جی، ضلع کرک میں ساری ساڑھے سات کروڑ آبادی ہے، ساڑھے سات کروڑ ایک ہی قوم آباد ہے، گرینڈ جرگہ ہم اس کو کہتے ہیں، گرینڈ جرگہ ہم اسے کہتے ہیں جس میں سارے قبیلے کے مشران بیٹھے ہوں، میں بنفس نفیس کرک میں موجود تھا لیکن اس میں ہمیں کوئی دعوت نہیں دی گئی ہے اور میرے خیال میں شاید انرجی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سےجواب بھی آچکا ہو، اس انسٹی ٹیوٹ کا تیل اور گیس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اگر تیل اور گیس کے ساتھ تعلق ہوتا تو تحصیل ہنگو، نہ تحصیل لاچی جو ہے وہ سب سے زیادہ پیداوار دے رہی ہے، پھر وہاں بن جاتا، لیکن میری گزارش یہ ہے نثار خان بھائی سے کہ یہ آفیسرز جو گئے ہوئے ہیں، انہوں نے جگہ دیکھی ہے اور جگہ دیکھ کر مختلف جگہوں کو Nominate بھی کیا ہے اور اس کے ساتھ Reason بھی دی ہوئی ہے کہ اس وجہ سے یہ جگہ موزوں ہے، یہ جگہ نا موزوں ہے، تو ہم عارضی طور پر اس کو ابھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پر جواب دیتے ہیں، چونکہ ابھی بزنس بہت رہتا ہے۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: گزارش کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور پھر یہ تو ایڈجرنمنٹ موشن ہے، آپ تو پھر چودہ بندے ہیں۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جی۔

میاں نثار گل: میں اس پر، جس طرح ملک صاحب نے وضاحت کی ہے، میں تھوڑی بات کروں گا۔
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، میں یہ.....
میاں نثار گل: انہوں نے کہہ دیا کہ کوئی بھی وہ گرینڈ جرگہ نہیں تھا، متضاد بن گیا، تو میں تھوڑی وضاحت چاہوں گا۔
جناب ظفر اعظم: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جیسے ڈسٹرکٹ کرک میں تقریباً اٹھارہ قبیلے رہتے ہیں، خٹک قبیلے، انکے سارے مشران ہوتے ہیں ،پی کے86 سے آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے کونسا بندہ مدعو کیا ہے اور...
جناب سپیکر: آپ دونوں کے پوائنٹس آگئے ہیں، منسٹر صاحب کو ذرا جواب دینے دیں، جی۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔
وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، یہ میرے خیال سے اتنا.....
جناب سپیکر: جواب دینے دیں نا، آپ کی بات کاٹ دی ہے کسی....
وزیر اطلاعات: آپ جواب نہیں سنیں گے تو صفائی کیسی ہوگی؟ آپ جواب سن لیں، آپکا پوائنٹ آگیا نا۔
میاں نثار گل: جی، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔
میاں نثار گل: میں نے جس طرح کہہ دیا کہ ملک ظفر اعظم صاحب میرے بڑے بھی ہیں لیکن میں ادھر حلقہ پی کے 85 کو Represent کر رہا ہوں، میرا یہ دعویٰ ہے کہ پورے پاکستان میں سب سے زیادہ پیداوار پی کے 85 ستر پرسنٹ دے رہا ہے، گرینڈ جرگہ میں فرید

طوفان تھا جو آپکی پی ٹی آئی سے تعلق رکھتا تھا، گرینڈ جرگہ میں شمس الرحمان تھا، گرینڈ جرگہ میں سارے Elders تھے، تو Just a minute . . . .

<u>جناب ظفر اعظم</u>: آپ مجھے یہ بتاتے ہیں کہ پی کے 85 میں، دوسرے حلقے کی عزت نہیں ہے۔

<u>میاں نثار گل</u>: مجھے تو بات، یہ جی میرا ہوا ہے نا، دیکھو میرے حلقے کے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بیٹنی صاحب، بیٹنی صاحب، اب کیا ہو رہا ہے، اب کیا ہو رہا ہے؟ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میاں صاحب، اتنا سیریس مسئلہ ہے آپ Seriously سن تو لیں نا، دیکھیں، جناب سپیکر، یہ Institute of Petroleum and Technology . . . . .

<u>جناب سپیکر</u>: یہ مائیک نزدیک کریں، شوکت صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: اس کی جگہ کے لئے تعین کا مسئلہ تھا، سیکرٹری انرجی اینڈ پاور، وہ ہمیشہ سے ایسا ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر جو Concerned ہوتا ہے اس سے زمینوں کی سائٹ لی جاتی ہے، پھر ان سے ریٹس لئے جاتے ہیں، پھر وہ اپنی اس کی فزیبلٹی کو دیکھتے ہیں کہ کونسی جگہ درست ہے، کونسی درست نہیں ہے؟ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اپنے بھائی کو بتا دوں کہ یہ اس انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر سے تیل اور گیس کی پیداوار سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ باقاعدہ اس کا جو پراسیس کیا گیا ہے، سیکرٹری انرجی پاور ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے ہیں پھر ان سے سائٹ مانگی ہے، پھر ان سے ریٹس گئے ہیں،

جو تحت نصرتی کا علاقہ ہے، احمد والا، اس میں جو سب سے سستی جو زمین تھی ایک لاکھ 78 ہزار Something پر کنال پہ، یہ سب سے سستی بھی اور موزوں ترین اس لحاظ سے تھی کہ اس کے ارد گرد ایک تو نیشفا کا وہ انسٹی ٹیوٹ ہے، دوسرا کامرس کالج وہاں زیر تعمیر ہے، تیسرا وہاں پہ انڈسٹریل زون ہے، انڈسٹریل سٹیٹ ہے اور سب سے جو اہم چیز ہے کہ یہ انڈس ہائی وے پہ واقع ہے جہاں پہ پورے جنوبی اضلاع کے بچوں تک وہاں آسانی سے رسائی ہو سکتی ہے، تو میرے خیال سے اس پہ بجائے اس کے کہ ہم جھگڑا کریں، ہمیں اس کو میرے خیال سے Appreciate کرنا چاہئیے، جلدی سے جلدی بن جائے تاکہ یہ تحت نصرتی میں بنے، جہاں بھی بنے کیونکہ یہ ایک ہی کرک ہے، کرک سے باہر نہیں بن رہا ہے، تو اس لئے میں اپنے بھائی سے عرض کروں گا کہ اس پہ زیادہ زور نہ دیں، یہ اس پہ خوشی کا اظہار کریں، میرے خیال سے اپنی پوری عوام سے کہیں کہ یہ آپ کے لئے ہے، اس کو متنازعہ نہ بنائیں، یہ بہترین۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر اطلاعات</u>: سر، دوسرا ایجنڈا پہ جائیں، دیر ہو رہی ہے، نماز کا ٹائم جا رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بحث کرنا چاہتے ہیں اس پہ؟ میاں نثار گل صاحب کریں بحث، یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے، آپ کو منسٹر صاحب نے جواب دے دیا۔

<u>میاں نثار گل</u>: نہیں، منسٹر صاحب نے جی مجھے جواب دے دیا لیکن میں تھوڑا تفصیل پہ جانا چاہتا ہوں، ایک منٹ جی، میری

سنیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دو جگہوں کے علاوہ کسی کو بھی نہیں دیکھا گیا ہے، وہ بھی دیکھا کریں ، وہ بھی دیکھیں، ہو سکتا ہے اس سے سستی ہو، اچھی ہو، فزیبل ہو، انڈس ہائی وے کے اوپر ہو اور اس کے ساتھ سارے ٹیکنیکل کالج بھی نزدیک ہیں، یہ بھی میری جگہ ہے لیکن یہ کیوں اس طرح کیا گیا کہ دوسری جگہوں کو نہیں دیکھا گیا؟

جناب سپیکر: یہ انسٹی ٹیوٹ آپ کا بھی وہ ہے ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: میری معلومات کے مطابق سارے ڈسٹرکٹ میں پھرے ہیں، آپ سوچیں کہ اس کا مادر ڈیپارٹمنٹ ٹیکنیکل ایجوکیشن ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب یہ انسٹی ٹیوٹ آپ کے حلقے میں بن رہا ہے؟

جناب ظفر اعظم: نہیں یہ جائیداد اس کی تحصیل کی ہے، جائیداد اس کی تحصیل کی ہے۔

جناب سپیکر: میں تو بڑا کنفیوزڈ ہو گیا ہوں اس ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر، ہمارا ایک دوست وکیل تھا، وہ پہلی دفعہ کورٹ میں گیا تو اندر جا کے اسکو پتہ ہی نہیں تھا کہ میں مدعی کا وکیل ہوں یا مدعا علیہ کا وکیل ہوں، تو آپ کی گفتگو سے خود کنفیوزڈ ہو گیا ہے کہ (قہقہہ) جی شوکت صاحب، Final words

وزیر اطلاعات: میں یہ کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، کہ کوئی بھی ادارہ جب بنتا ہے نا.....

جناب سپیکر: اچھا، شوکت صاحب، آپ ایسا کریں ان دونوں کیساتھ بیٹھ کے اس مسئلے کو ڈسکس کر لیں۔
وزیر اطلاعات: ٹھیک ہے، کوئی ایشو نہیں ہے، یہ آپس میں نہیں لڑیں گے، ہاں وعدہ کریں۔
جناب سپیکر: کال اٹینشن، جلدی جلدی اس کو نمٹا لیتے ہیں۔ Sardar Khan, MPA, to move his call attention No. 391, lapsed، آرڈر آف دی ڈے کمپلیٹ کرنے دیں، ظاہر شاہ صاحب، سردار خان ہیں، چلیں ٹھیک ہے سردار خان، مسٹر سردار خان صاحب، آرڈر پلیز۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں وزیر برائے اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک مسئلے کی طرف سے مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سوات یونیورسٹی میں تا حال زرعی شعبہ شروع نہیں کیا گیا، پورے ڈویژن کے طلباء دیگر اضلاع کی یونیورسٹیوں میں داخلے لینے پر مجبور ہیں، لہذا مذکورہ یونیورسٹی میں زرعی شعبہ شروع کرنے کے لئے فوری طور پر اقدامات اٹھائے جائیں۔
جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔
حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میں جواب دیتا ہوں۔
جناب سپیکر: لودھی صاحب، آپ دیں گے؟ لودھی صاحب، مائیک کھولیں لودھی صاحب کا۔
وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب، مورخہ 14 مئی 2019 کو صوبائی حکومت مذکورہ یونیورسٹی کے زرعی شعبہ کے قیام کے لئے ہائر ایجوکیشن کو اپنی تجویز اور تخمینہ بطور پراجیکٹ پی ایس ڈی پی 2019-20 میں

شامل کرنے کے لئے بھجوا چکی ہے اس لئے اس کے اوپر رقم بھی مختص ہو گئی ہے، جلدی اس لئے کر رہا ہوں کہ نماز جا رہی ہے جناب سپیکر، اور یہ اس میں پورا آگیا اور اس کی کاپی Department of the Agriculture and University of Swat، اس کے لئے 1402.1950 ملین کا تخمینہ بھی اس کے لئے دیا گیا ہے تو یہ بنے گا اور یہ بالکل ان شاء اللہ ہوگا، ایشورنس ہے۔

جناب سپیکر: سردار خان صاحب! وہ تو ہو گیا، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 406، یہ ہو گیا، انہوں نے جواب دے دیا ہے یہ سارا کچھ ہو گیا، ہو گیا ہے، یہ ہو گیا آپ کا کام، وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔ جی، ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں مردان کے ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، سن 1985 میں مردان اور صوابی سکارپ پراجیکٹ کے تحت ہزاروں ایکڑ زمین جو کہ سیم و تھور کا شکار ہو چکی تھی، میں وزیر برائے محکمہ زراعت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سن 1985 میں مردان صوابی سکارپ پراجیکٹ کے تحت ہزاروں ایکڑ زمین جو کہ سیم و تھور کا شکار ہو چکی تھی، Surface dranage کے تحت زمین کو قابل کاشت بنایا گیا تھا لیکن گزشتہ کئی سالوں سے مذکورہ زمین دوبارہ Water log اور Salianity کی وجہ سے قابل کاشت نہیں رہی، لہذا ہم صوبائی حکومت سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ مردان کے لئے دوبارہ اس زمین کو، ہزاروں ایکڑ زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے ایک ایسا پروگرام دیا جائے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔
جناب ﷴ ظاہر شاہ: پہلے بھی یہ انٹرنیشنل ڈونرز کے تحت تھا اور میری ریکویسٹ ہے کہ یہ انٹرنیشنل۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، یہ 1980s اور 1990s کے اندر مردان سکارپ اور صوابی سکارپ کا منصوبہ شروع ہوا تھا، واپڈا اور ایریگیشن نے مل کے یہ کیا تھا اور 1985 میں مردان کا مکمل ہوا اور 1995 میں صوابی کا مکمل ہوا تھا، تقریباً کوئی ایک لاکھ 47 ہزار ایکڑ جو ہے وہ مردان کی زمین زیر کاشت آئی اور ایک لاکھ 97 ہزار، Somthing اسی طرح کی ایکڑ زمین صوابی کی ہے، اس کے اندر یہ جو سیم و تھوڑ ختم کرنے کے لئے انہوں نے Underground pipes ڈالے ہوئے تھے، پورے پائپوں کا جال بچھایا ہوا تھا اور اس کے Main drain میں جو اس کا Water تھا، وہ اس میں لے جایا جاتا تھا، اب چونکہ اس کے 30, 35 سال ہو گئے ہیں تو اس کی جگہ جگہ سے شاید وہ لیک بھی ہو چکے ہیں اور اس طرح پانی کا وہاں سے اخراج نہیں ہو گا جس طرح ہونا چاہئیے، تو چونکہ یہ Agricultur extension جو ہے، جو انہوں نے کوئسچن کیا تو جو Agriculture extension جو ہے اس کا تو صرف کام یہ تھا کہ لوگوں کے اندر آگاہی پیدا کرے، یہ ٹیکنیکل کام تھا جو واپڈا ایریگیشن نے کیا تھا، تو میرے خیال سے ہمیں واپڈا اور ایریگیشن کو Consult کرنا پڑے گا، ان سے ریکویسٹ کرنا پڑے گی کہ یہ پورے پراسیس کو دوبارہ دیکھیں اور اس میں جو بھی بہتری لائی جا سکے، ان شاء اللہ وہ ہو گا۔

جناب سپیکر: تو آپ ممبر صاحب کے ساتھ مل کے یہ Issue resolve کرا دیں۔

وزیر اطلاعات: ان شاء اللہ، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: میں جو وہ نوٹیفکیشن ہے، میں اسی پہ آرہا ہوں جی، میں رولنگ کے اوپر آگیا ہوں جی، یہ جو نوٹیفکیشن تھا، 15 مارچ 2019 کو جس پہ ہم نے یہ کمیٹی تشکیل دی تھی، اس میں بیس ممبر تھے اور Terms of reference اس کا یہ تھا،

‘‘(1) The Committee shall examine selected areas to confirm that the plantation has been made.

(2) The Committee will submit its report within one month.

(3) The quorum to constitute a sitting of the Committee shall be six, at least one member from the Government/Opposition.

یعنی چھ کا کورم ہو گا لیکن ایک ممبر اپوزیشن کا یا گورنمنٹ کا اس میں ہونا ضروری تھا۔

Shall be mandatory for the quorum to be considered as such”.

The sitting is adjourned till 10:00 am Monday, 15th July.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 15 جولائی 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)